جناب پروفیسر ڈاکٹر ابوذر رواجدی صاحب

ڈین فیکلٹی آف مینجمنٹ سائنس، جامعہ کراچی وڈائریکٹر ایوننگ پروگرام

میں سمجھتا ہوں کہ علوم اسلامیہ انٹرنیشنل سیرت نمبر یقیناً ایک ایسی کام میں لگی ہے جو احیاء اسلام وعلوم کو اجاگر کرنے میں کوشاں ہیں۔

جناب پروفیسر شمس جہاں صدیقی صاحب، پرنسپل عبداللہ کالج برائے خواتین

سیرت النبی ﷺ، انٹرنیشنل علوم اسلامیہ کی یہ کاوش بہت اچھی اور ہماری دینی ودنیاوی کامیابیوں میں معاون ثابت ہونگی۔

جناب پروفیسر ڈاکٹر ناصر الدین صاحب، شعبہ علوم اسلامیہ، جامعہ کراچی

اس مجلّہ ''علوم اسلامیہ انٹرنیشنل سیرت النبی ﷺ'' میں ماضی سے زائد بہتر اور تحقیقی مضامین شامل ہیں، اللہ تبارک وتعالیٰ مزید برکت وترقی عطا فرمائے۔ آمین،

گوشہ انجمن اساتذہ علوم اسلامیہ کالجز کراچی

مرتب: پروفیسر نسرین وسیم، پروفیسر شائستہ سلطانہ

روداد تیسری سالانہ صوبائی سیرت النبی ﷺ کانفرنس ۸-۲۰۰۷ء

بمقام سرسید انجینئرنگ یونیورسٹی ۳۰ /اکتوبر ۲۰۰۸ء

رپورٹ: پروفیسر عبدالحفیظ، پروفیسر حافظ ثناء اللہ،

زیر اہتمام انجمن اساتذہ علوم اسلامیہ کالجز کراچی سندھ

پاکستان قائم رہنے کیلئے بنا ہے اور قیامت تک قائم رہے گا

مفتی فیروز الدین ہزاروی مشیر وزیر اعلیٰ کا خطاب

پاکستان کا استحکام شریعت کے نفاذ میں مضمر ہے

مولانا عمر صادق سابق ممبر صوبائی اسمبلی و پارلیمانی لیڈر

علماء نے قیام واستحکام پاکستان کیلئے قابلِ قدر خدمات انجام دیں

مولانا ڈاکٹر محمد اسعد تھانوی

اساتذہ ہی ملک کی نظریاتی سرحدوں کے محافظ ہیں

پروفیسر اے کے شمس سابق ممبر قومی اسمبلی

انجمن اساتذہ علوم اسلامیہ جو دوسو پچاس کالجز کراچی کے علوم اسلامیہ سے وابسطہ اساتذہ کی واحد نمائندہ رجسٹرڈ تنظیم ہے اس کے زیر اہتمام سیمنارز اور کانفرنسوں کا انعقاد ہوتا رہتا ہے تیسری صوبائی سالانہ سیرت النبی ﷺ کانفرنس ۸۔۲۰۰۷ء، ۳۰ اکتوبر ۲۰۰۸ء کو سرسید انجینئرنگ یونیورسٹی میں منعقد کی گئی، کانفرنس کا موضوع تھا:

''استحکام پاکستان کی بنیادیں سیرت طیبہ ﷺ کی روشنی میں''

کانفرنس کے دو سیشن تھے پہلے سیشن میں طلباء کے سیرت النبی ﷺ پر تقریری اور کوئز کے مقابلے ہوئے، تقریری اور سیرت کوئز مقابلے پر طلباء کو پہلی، دوسری، تیسری ہر کیٹیگری کے لئے شیلڈ بدست مولانا ڈاکٹر محمد اسعد تھانوی، ڈاکٹر خورشید خاور اور پروفیسر اے۔ کے شمس دی گئی۔

اور دوسری نشست میں ۶۰ تا ۷۰ پروفیسرز اور ڈاکٹروں نے شرکت کی، جس میں سے ۳۵ مقررین نے جو لاڑکانہ، سکھر، حیدرآباد، کراچی کے کالجز اور یونیورسٹیز سے تشریف لائے تھے، انہوں نے اپنے تحقیقی مقالے ذیلی موضوعات پر پیش کئے۔

مقالہ مندرجہ بالا عنوان کے حوالہ سے سیرت طیبہؐ کے کسی خاص یا متعدد پہلوؤں پر تحریر کیا گیا ہے۔ ☆ دوقومی نظریہ سیرت طیبہؐ کی روشنی میں ☆ ملکی دفاع اور دفاعی قوت سیرت طیبہ کی روشنی میں ☆ مظلوموں کی حمایت ونصرت سیرت طیبہؐ کی روشنی میں ☆ سیاست وامور خارجہ سیرت طیبہؐ کی روشنی میں ☆ باہمی رواداری ملکی استحکام کی بنیاد ہے سیرت طیبہؐ کی روشنی میں ☆ نظام کفالت تعلیمات نبویہؐ کی روشنی میں ☆ نظام عدل وعدلیہ کی آزادی سیرت طیبہؐ کے تناظر میں ☆ انسانی مساوات سیرت طیبہؐ کی روشنی میں ☆ قتل وغارت گری کی ممانعت اسوۂ

حسنہؐ کی روشنی میں ☆انسانی حقوق سیرت طیبہؐ کی روشنی میں وغیرہ

دوسری نشست زیر صدارت مفتی فیروز الدین مشیر وزیر اعلیٰ سندھ اور مہمان خصوصی مولانا عمر صادق سابق ممبر صوبائی اسمبلی و پارلیمانی لیڈر متحدہ مجلس عمل منعقد ہوئی۔ عبدالحسیب صاحب وزیر اوقاف صوبہ سندھ کا پیغام پڑھ کر حاضرین کو سنایا گیا۔ (موصوف کارکنان کی شہادت کی وجہ سے تشریف نہیں لا سکے۔)

مفتی فیروز الدین مشیر وزیر اعلیٰ سندھ نے ۲۰۰۹ء میں منعقد کی جانے والی ''مکالمہ بین المذاہب'' پر قومی کانفرنس کے انعقاد کے لئے اپنے تعاون کا یقین دلایا اور اعلان کیا کہ پیپلز پارٹی کی حکومت نے پہلے بھی اساتذہ کے حقوق کے لئے آواز اٹھائی ہے اور آئندہ بھی پورا تعاون کیا جائے گا۔ انہوں نے فرمایا کہ ایک حکومت وہ تھی جو امریکہ کو جواب دینے کا حوصلہ نہیں رکھتی تھی جبکہ ہماری حکومت نے امریکہ پر واضح کیا ہے کہ ہم اپنی سرزمین پر کسی کو حملہ کی اجازت نہیں دیں گے، سابق حکومت نے ملکی نظام کو تباہ کر دیا ہے، جسے ٹھیک کرنے میں کچھ وقت لگے گا، وزیر اعلیٰ سندھ اور صدر مملکت رات دن استحکام پاکستان کے لئے کوشاں ہیں۔

آپ نے فرمایا کہ میں ڈاکٹر صلاح الدین ثانی اور ان کی انجمن کا مشکور ہوں کہ انہوں نے مجھے اس پر مغز پروگرام میں شرکت کی دعوت دی، یہاں بہت اچھے اچھے مقالات پڑھے گئے، مزید سننے کا دل چاہتا تھا مگر میں جس پارٹی کا کارکن ہوں اس کے ایک پروگرام میں مجھے جانا ہے اس لئے اختتام تک بیٹھنے سے معذرت خواہ ہوں۔

مولانا عمر صادق صاحب نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا کہ اس قسم کی کانفرنسیں لوگوں کو نظریاتی بناتی ہیں، اور سیرت طیبہﷺ کا مطالعہ ہمیں صبر و ایثار کی تعلیم دیتا ہے، لہٰذا زیادہ سے زیادہ ایسے پروگراموں کا انعقاد ہونا چاہئے۔

مولانا ڈاکٹر اسعد تھانوی صاحب نے فرمایا علماء نے اس ملک کے قیام کے لئے بھی قربانیاں دیں اور اس ملک کے استحکام کے لئے بھی قربانیاں دے رہے ہیں، بے شمار لوگوں پر

ملک سے غداری کے الزامات لگے، لیکن کسی بھی عالم دین پر ایسا کوئی الزام نہیں لگایا گیا۔ موجودہ حالات اسلام سے دوری کا نتیجہ ہیں اور آج جو ہو رہا ہے یہ ملک کے خلاف بڑی سازش ہے۔

پروفیسر اے کے شمس صاحب نے اپنے تحقیقی مقالے میں اس بات پر زور دیا کہ اساتذہ تعلیم کے ساتھ طلباء کی تربیت بھی کریں۔ اس لئے کہ تربیت کے بغیر نوجوانوں کی تعمیر نہیں ہوسکتی اور جب نوجوانوں کی اچھی تربیت نہ ہو تو ان میں نہ دین سے محبت پیدا ہوتی ہے نہ ملک سے، اسی کے نتیجہ میں دہشت گردی فروغ پاتی ہے اور لاقانونیت پیدا ہوتی ہے، تربیت نہ ہونے کے سبب ہی تعلیمی ادارے تباہ ہو گئے ہیں۔ ڈاکٹر ابوذر واجدی نے کانفرنس کو انتہائی کامیاب قرار دیتے ہوئے صدر انجمن و جنرل سیکرٹری و حاضرین کو مبارک باد دی، اور مقررین کے خیالات کی پرزور تائید کرتے ہوئے فرمایا کہ ہم ڈاکٹر ثانی صاحب کے شکرگزار ہیں انہوں نے اس مقدس کانفرنس میں ہمیں دعوت دی۔ اس کانفرنس میں بڑے بڑے علماء واسکالر موجود ہیں، جن سے میں نے بہت سی باتیں سیکھی ہیں۔ میں انجمن کو مبارکباد دیتا ہوں کہ وہ برس ہا برس سے سیمینارز و کانفرنسیں منعقد کر رہی ہے۔ آپ نے فرمایا کہ ہمیں عدم استحکام کے اسباب کا بغور جائزہ لینا چاہئے۔ اس لئے کہ یہ ملک بڑی قربانیوں کے بعد حاصل ہوا ہے، اور پروفیسر ڈاکٹر شمس الدین صاحب ڈین آرٹس فیکلٹی کی جانب سے ڈاکٹر صلاح الدین ثانی کا شکریہ ادا کیا اور وضاحت کی کہ وہ انتظامی مجبوریوں کی وجہ سے تشریف نہیں لا سکے ہیں، ان کا ایوارڈ ان کی اہلیہ ڈاکٹر عابدہ صاحبہ وصول فرمائیں گی۔

ڈاکٹر عمر حیات سیال شیخ زید سینٹر نے دوقومی نظریہ کی ضرورت اور عہدِ حاضر میں اس کی اہمیت پر روشنی ڈالی، ڈاکٹر مخدوم روشن اور ڈاکٹر ضیاء الدین صاحب نے امور خارجہ پر اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے اس کی درستگی کی طرف توجہ دلائی۔ ڈاکٹر عابدہ پروین اور ڈاکٹر محمد سعید صاحب نے اپنے خطاب میں حکمراں کی اطاعت اور ملت اسلامیہ کی بنیادوں کو مضبوط کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ پروفیسر ڈاکٹر حافظ محمد ثانی اور پروفیسر شعیب اختر نے استحکام پاکستان کے

لئے اساتذہ کے کردار اور فروغ علم کی اہمیت کو اجاگر کیا، ڈاکٹر عبدالرزاق مہران یونیورسٹی، پروفیسر زیبا افتخار جامعہ کراچی نے اپنے خطاب میں ''قتل و غارتگری کی ممانعت اور فتنہ وفساد'' کی مخالفت کی۔ اسی موضوع پر پروفیسر فرزانہ فروخ ڈی ایچ اے، ڈاکٹر ادریس لاڑکانہ، محترمہ امہ حبیبہ اور حکیم فیاض صاحب نے اظہار خیال کیا۔ ڈاکٹر مسز بشریٰ بیگ نے اپنے خطاب میں کہا: حکمرانوں کے احتساب کے بغیر استحکام پاکستان ممکن نہیں۔ ڈاکٹر فرحت عظیم صاحبہ اور پروفیسر محمد بلال نے عدل کے نفاذ اور پاکستان سے نظریاتی وابستگی کو پختہ کرنے کی جانب توجہ دلائی، ڈاکٹر ابوزر واجدی جامعہ کراچی، ڈاکٹر ناصر الدین جامعہ کراچی، پروفیسر شمس جہاں صدیقی عبداللہ کالج و دیگر شرکاء نے کانفرنس کے انعقاد کو سراہا اور مزید کانفرنسوں کے انعقاد پر زور دیا۔

کانفرنس کا پہلا سیشن طلباء کے سیرت النبی ﷺ پر تقریری و کوئز مقابلہ پر مشتمل تھا۔ چانسلر صاحب کی جانب سے ڈاکٹر خورشید خاور نے کانفرنس کی صدارت کی، پروفیسر اے کے شمس صاحب مہمان خصوصی تھے، پروفیسر مفتی ثناء اللہ صاحب اور پروفیسر عبدالحفیظ صاحب نے طلباء سے سوالات کیے، جج کے فرائض پروفیسر شعیب اختر اور پروفیسر محمد بلال نے انجام دیے۔ تقریری مقابلے میں بلال حسین نے پہلی، عبدالماجد نے دوسری پوزیشن حاصل کی۔ کوئز مقابلے میں گل ریز نے اوّل، بلال حسین نے دوئم، عاصم مسعود نے تیسری پوزیشن حاصل کی۔ اسٹیج سیکرٹری کے فرائض پروفیسر مولانا عبدالماجد اور معاون کے فرائض پروفیسر مولانا عرفان وفاقی اردو یونیورسٹی نے انجام دیئے۔ کانفرنس کے اختتام پر چار افراد کو سیرت ایوارڈ سے نوازا گیا۔ ڈاکٹر مخدوم روشن صدیقی، ڈاکٹر محمد ادریس آزاد، حکیم فیاض احمد اور زرینہ قاضی۔ اور آٹھ افراد کو حسن کارکردگی ایوارڈ سے نوازا گیا، ڈاکٹر ابوزر واجدی، ڈاکٹر شمس الدین صاحب، ڈاکٹر ناصر الدین صاحب جامعہ کراچی، پروفیسر شمس جہاں پرنسپل عبداللہ کالج، پروفیسر قیصر انوار پرنسپل سرسید کالج، پروفیسر شمس الدین اندھڑ ایس ایم کالج، پروفیسر سرور حسین جناح کالج، پروفیسر سلمٰی فاروقی عبداللہ کالج۔ چار افراد کو یادگاری ایوارڈ دیئے گئے، عبدالحسیب صاحب صوبائی وزیر اوقاف، مفتی فیروز الدین صاحب مشیر

وزیر اعلیٰ سندھ، زیڈ اے نظامی چانسلر سر سید یونیورسٹی، عبدالمالک صاحب فراز انڈسٹریز۔ کانفرنس کے اختتام پر انجمن کے صدر پروفیسر ڈاکٹر صلاح الدین ثانی پرنسپل قائد ملت ڈگری کالج نے مہمانوں کا شکریہ ادا کیا اور اعلان کیا کہ ۲۰ر دسمبر ۲۰۰۸ء کو ''علامہ سید سلمان ندویؒ کی حیات و خدمات'' پر سیمینار منعقد کیا جارہا ہے جس کے مہمان خصوصی ان کے صاحبزادے ڈاکٹر سید سلمان ندوی ساؤتھ افریقہ ہوں گے۔

دوسرا سیمینار ۳ر جنوری ۲۰۰۹ء کو ''مولانا محمد علی جوہر کی حیات و خدمات'' پر منعقد کیا جائے گا۔ (شرکت کے خواہشمند فوری رابطہ فرمائیں) اس کے علاوہ ۲۰۰۹ء میں ''مکالمہ بین المذاہب'' پر قومی کانفرنس کے انعقاد کا اعلان کیا گیا۔ مشیر وزیر اعلیٰ نے تعاون کا یقین دلایا۔ انجمن اساتذہ کی جانب سے مطالبہ کیا گیا کہ پاکستانی یونیورسٹیز میں ۲۰۰۶ء سے جس طرح اساتذہ کو اپ گریڈ کیا گیا ہے اسی طرح سے کالج اساتذہ کو اپ گریڈ کیا جائے۔ صوبہ سرحد سمیت دیگر صوبوں میں جس طرح کالج اساتذہ کو پانچ ہزار پی ایچ ڈی الاؤنس دیا جارہا ہے اسی طرح سندھ میں بھی دیا جائے۔

سیرت کانفرنس کے شرکاء کو مجلہ علوم اسلامیہ انٹرنیشنل کا سیرت النبیؐ نمبر ۲۰۰۸ء (۶۲۴ صفحات) انجمن کی جانب سے مفت ہدیہ کیا گیا۔ پروگرام کے اختتام پر مہمانوں کی کھانے سے تواضع کی گئی۔

☆ فہرست ایوارڈ یافتگان ۸۔۲۰۰۷ء ☆

سیرت النبی ﷺ ایوارڈ یافتگان

۱۔ جناب پروفیسر ڈاکٹر مخدوم محمد روشن صدیقی صاحب: صدر شعبہ اسلامیات قاسم آباد گورنمنٹ ڈگری کالج حیدرآباد

۲۔ جناب پروفیسر ڈاکٹر محمد ادریس آزاد سومرو صاحب: صدر شعبہ اسلامیات گورنمنٹ ڈگری کالج لاڑکانہ

۳۔ جناب حکیم فیاض احمد صاحب: ایچ ای جے جامعہ کراچی

۴۔ محترمہ مسز زرینہ قاضی صاحبہ، لاڑکانہ: ریسرچ اسکالر جامعہ کراچی

سرسید انجینئرنگ یونیورسٹی کے سیرت النبی ایوارڈ یافتہ طلباء

۱۔ پہلی پوزیشن سیرت النبی ﷺ کوئز

۲۔ دوسری پوزیشن سیرت النبی ﷺ کوئز

۳۔ تیسری پوزیشن سیرت النبی ﷺ کوئز

۱۔ پہلی پوزیشن سیرت النبی ﷺ تقریری مقابلہ

۲۔ دوسری پوزیشن سیرت النبی ﷺ تقریری مقابلہ

۳۔ تیسری پوزیشن سیرت النبی ﷺ تقریری مقابلہ

حسن کارکردگی ایوارڈ یافتگان

۱۔ جناب پروفیسر ڈاکٹر ابوذر رواجدی صاحب: ڈائریکٹر ایوننگ پروگرام جامعہ کراچی

۲۔ جناب پروفیسر ڈاکٹر شمس الدین صاحب، ڈین آرٹس فیکلٹی جامعہ کراچی

۳۔ جناب پروفیسر ڈاکٹر ناصر الدین صاحب: چیئرمین شعبہ ریاضی جامعہ کراچی

۴۔ محترمہ پروفیسر شمس جہاں صدیقی صاحبہ: پرنسپل عبداللہ گورنمنٹ گرلز کالج کراچی

۵۔ پروفیسر قیصر انوار صاحبہ: پرنسپل سرسید گورنمنٹ گرلز کالج کراچی (ریٹائرمنٹ کے حوالہ سے دیا گیا)

۶۔ جناب پروفیسر شمس الدین اندھڑ صاحب: گورنمنٹ ایس ایم ارٹس کالج (ریٹائرمنٹ کے حوالہ سے دیا گیا)

۷۔ جناب پروفیسر سرور حسین خان صاحب: گورنمنٹ جناح کالج کرچی (ریٹائرمنٹ پر دیا جانا تھا تشریف نہیں لائے)

۸۔ محترمہ پروفیسر سلمٰی فاروقی صاحبہ: صدر شعبہ اسلامیات پوسٹ گریجویٹ عبداللہ

گورنمنٹ گرلز کالج

یادگاری ایوارڈ

۱۔ عزت مآب جناب عبدالحسیب صاحب، وزیر اوقاف صوبہ سندھ

۲۔ عزت مآب جناب مفتی فیروزالدین ہزاروی صاحب، مشیر وزیر اعلیٰ صوبہ سندھ

۳۔ عزت مآب جناب زیڈ اے نظامی صاحب، چانسلر سرسید انجینئرنگ یونیورسٹی

۴۔ جناب عبدالمالک صاحب، چیف ایگزیکٹیو فراز انڈسٹریز

سیرت کانفرنس پر روزنامہ جرأت کراچی،

۳/ نومبر ۲۰۰۸ء کا تبصرہ

پاکستان کے استحکام کیلئے شریعت کا نفاذ ضرورت ہے، مفتی فیروزالدین

وزیر اعلیٰ سندھ کے مشیر مفتی فیروزالدین ہزاروی نے کہا ہے کہ پاکستان کا استحکام شریعت کے نفاذ میں مضمر ہے، پاکستان قائم رہنے کے لئے بنا ہے اور تاقیامت رہے گا۔ ان خیالات کا اظہار انہوں نے انجمن اساتذہ علوم اسلامیہ کے تحت سرسید انجینئرنگ یونیورسٹی میں تیسری سالانہ صوبائی سیرت کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ قبل ازیں کانفرنس سے مولانا اسعد تھانوی، مولانا عمر صادق، پروفیسر اے کے شمس، ڈاکٹر عمر حیات سیال، پروفیسر فرزانہ فرخ، ڈاکٹر ابوزر واجدی، ڈاکٹر صلاح الدین ثانی و دیگر مقررین نے بھی اپنے اپنے خیالات کا اظہار کیا، مفتی فیروزالدین نے کہا کہ ایک وہ حکومت تھی جو امریکہ کو جواب دینے کا حوصلہ نہیں رکھتی تھی، جبکہ ہماری حکومت نے واضح کیا ہے کہ ہم اپنی سرزمین پر کسی کو حملے کی اجازت نہیں دیں گے۔ مولانا اسعد تھانوی نے کہا کہ علماء نے ملک کے قیام کے لئے بہت قربانیاں دی ہیں موجودہ حالات اسلام سے دوری کا نتیجہ ہیں۔

روزنامہ نوائے وقت ۲۵/ نومبر ۲۰۰۸ء کی خبر

پاکستان تاقیامت رہے گا: جناب مفتی فیروزالدین ہزاروی صاحب

وزیراعلیٰ کے مشیر مفتی فیروزالدین ہزاروی نے کہا ہے کہ ملکی سلامتی کے لئے ہر قسم کی قربانی دینے کو تیار ہیں۔ پاکستان انشاء اللہ تاقیامت قائم و دائم رہے گا۔ ان خیالات کا اظہار انہوں نے سرسید یونیورسٹی میں انجمن اساتذہ علوم اسلامیہ کے تحت تیسری صوبائی سیرت النبی کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے کیا۔ اس موقع پر سابق ایم پی اے مولانا عمر صادق، ڈاکٹر اسعد تھانوی، پروفیسر اے کے شمس و دیگر نے بھی خطاب کیا۔ مفتی ہزاروی نے مزید کہا کہ سابق حکومت نے ملک کا نظام خراب کیا، جس کو ٹھیک کرنے میں وقت لگے گا۔ ہماری حکومت نے امریکہ پر واضح کردیا ہے کہ ہم اپنی سرزمین پر کسی کو حملے کی اجازت نہیں دیں گے۔ مولانا عمر صادق نے کہا کہ سیرت طیبہ ﷺ کا مطالعہ بہت ضروری ہے۔ مولانا اسعد تھانوی نے کہا کہ موجودہ حالات اسلام سے دوری کا نتیجہ ہیں۔ پروفیسر اے کے شمس نے کہا کہ اساتذہ تعلیم کے ساتھ طلباء کی تربیت بھی کریں۔ تربیت نہ ہونے سے تعلیمی ادارے بھی تباہ ہوگئے۔ ڈاکٹر ابوزر واجدی اور ڈاکٹر عمر حیات سیال نے دوقومی نظریے کی ضرورت اور عہد حاضر میں اس کی اہمیت پر روشنی ڈالی۔ اس موقع پر ڈاکٹر مخدوم روشن، ڈاکٹر فرحت عظیم، ڈاکٹر ضیاءالدین، ڈاکٹر عابدہ پروین، ڈاکٹر محمد سعید، ڈاکٹر حافظ محمد ثانی، شعیب اختر، ڈاکٹر عبدالرزاق، بشریٰ بیگ، زیبا افتخار، پروفیسر فرزانہ فرخ، ڈاکٹر ادریس، ام حبیبہ، حکیم فیاض، محمد بلال، ناصرالدین و دیگر نے بھی اظہار خیال کیا۔

تیسری صوبائی سیرت النبی ﷺ کانفرنس ۸-۲۰۰۷ء منعقدہ سرسید انجینئرنگ یونیورسٹی بتاریخ ۳۰/ اکتوبر ۲۰۰۸ء پر منتخب شرکاء کی آراء و تاثرات

جناب ڈاکٹر حافظ سید ضیاءالدین صاحب، گورنمنٹ کالج کامرس اینڈ اکنامکس II کراچی

الحمدللہ سیرت کانفرنس کامیابی کے ساتھ جاری ہے، خواتین وحضرات بڑی ہی خاموشی

کے ساتھ اور دلجمعی کے ساتھ مقررین کی تقاریر سن رہے ہیں، میں یہ دیکھ رہا ہوں کہ نظم وضبط قائم ہے۔

جناب مفتی عبدالغنی بن امان اللہ صاحب، لیکچرار شعبہ عربی وفاقی اردو یونیورسٹی عبدالحق کیمپس کراچی

ماشاء اللہ! جس مملکت خداداد کے حصول کے لئے بیشمار قربانیاں دی گئیں، جس کی بنیادیں شہیدوں کے لہو سے سیراب ہوئیں، جس کا مطلب ''لا الہ الا اللہ'' قرار دیا گیا۔ ایسی مملکت کو استحکام بخشنا، امن وسلامتی کے جھنڈے لہرانا تعلیم نبوی ﷺ سے ثابت ہے، اس لئے ایسی مملکت کی بنیادیں مضبوط کرنا اور اسے استحکام دینے کی دعوت دینا اور کانفرنس منعقد کراکے اجتماعی شکل میں ترغیب دلانا اور ترغیب دینا ہر اسلام پسند کا اخلاقی فریضہ ہے، اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ خداداد مملکت کے استحکام کی فکر لئے عوام الناس کے قلوب میں جھانک کر ایسی مملکت کے تحفظ کی صدا بلند کرنے والے حضرات کو اللہ تعالیٰ دونوں جہانوں میں کامیاب فرمائے۔ (امین)

جناب حبیب النبی صاحب، اسسٹنٹ پروفیسر، صدر شعبہ، اسلامیات، جامعہ ملیہ گورنمنٹ کالج، ملیر، کراچی

نظم وضبط مثالی ہے۔ سامعین انتہائی دلچسپی سے مقررین کا خطاب سننے میں محو ہیں۔ نظامت کے فرائض مولانا عبدالماجد صاحب نے بہت عمدگی سے انجام دیئے۔ یہ ڈاکٹر صلاح الدین ثانی صاحب اور ان کے رفقائے کار کی اہم ترین کاوش ہے کہ ایک طرف مقالہ نگاری میں دلچسپی لینے والوں کو اپنے مافی الضمیر کا اظہار کا موقع فراہم کرتا ہے اور دوسری طرف حقائق کھل کر سامنے آجاتے ہیں۔

محترمہ فرزانہ فرخ صاحبہ، صدر شعبہ علوم اسلامیہ ڈی ایچ اے ڈگری کالج برائے خواتین

کانفرنس کا انعقاد ایک بہترین کاوش ہے، انعقاد کرانے والے مبارکباد کے مستحق ہیں، بہتری کی گنجائش موجود ہے، ہر مقرر کو دس منٹ دیئے جائیں، بلا امتیاز کراچی واندرون سندھ۔

جناب ڈاکٹر مخدوم محمد روشن صدیقی صاحب، اسسٹنٹ پروفیسر گورنمنٹ بوائز ڈگری کالج قاسم آباد، حیدرآباد

الحمدللہ کانفرنس کا انعقاد ایک بہت ضروری امر ہے، خاص طور پر موجودہ حالات کے تناظر میں سیرت طیبہ ﷺ کے پہلوؤں کو اجاگر کرنا ہے، بہترین لکھنے اور پڑھنے والوں کے لئے۔

جناب سعید احمد صدیقی صاحب، ریسرچ اسکالر، وفاقی اردو یونیورسٹی، شعبہ علوم اسلامی کراچی

اپنے عنوان کے لحاظ سے انتہائی اہم اور وقت کی ضرورت کے عین مطابق ہے۔

جناب عبدالقادر المعروف جمال ناصر چاچڑ صاحب

اسسٹنٹ پروفیسر گورنمنٹ اسلامیہ آرٹس وکامرس کالج سکھر

یہ کانفرنس منعقد کر کے پاکستان کے قیام کے مقاصد کو نئے سرے سے یاد دلایا جارہا ہے، یعنی جن مقاصد کے لئے یہ ملک بنا تھا، اس کو ضرور پورا کرنا چاہیے۔

محترمہ زیبا افتخار صاحبہ، لیکچرر اسلامی تاریخ، جامعہ کراچی

اس قسم کی کانفرنسیں وقت کی اہم ضرورت ہیں، اس اہمیت کو دیکھتے ہوئے انکا انعقاد اسلامی خدمات میں شمار کیا جاتا ہے، منعقدہ کانفرنس اچھی تھی، مزید بہتر بنائی جاسکتی ہے۔

موضوع نہایت معیاری ہے، اس کے نتائج بھی یقیناً بہترین نکلیں گے۔

جناب ثناءاللہ محمود صاحب، لیکچرار گورنمنٹ اسلامیہ کالج

کانفرنس کا انعقاد خوش آئند ہے، جو انجمن اساتذہ علوم اسلامیہ کے صحیح مقصد پر دلالت کرتا ہے۔ اللہ کرے یہ سلسلہ ہمیشہ قائم رہے۔

جناب ڈاکٹر حیات عاصم سیال صاحب

اسسٹنٹ پروفیسر شیخ زید اسلامک سینٹر جامعہ کراچی۔

عمدہ ترین کوشش ہے یہ سلسلہ جاری رہنا چاہئے، موضوع کی وسعت کے اعتبار سے احاطہ کرنا مشکل ہے، مگر ناممکن نہیں، مقالہ نگاروں کی تربیت ضروری ہے تاکہ معیاری مقالہ جات حاصل ہوسکیں۔

Mr. Prof, A.K Shams

Ex. M.N.A

It is very predictive replaying the islumiufier flair of Seerat Tayaba. This organization was played its full role carrsip aerakenp of the conscicies to the extent of distitnship between rfilight lereft.

جناب ڈاکٹر مولانا محمد اسعد تھانوی صاحب

مہتمم جامعہ اشرفیہ والس روڈ سکھر (سندھ)

کانفرنس کے انتظامات بہترین ہیں، مقالات بہت اچھے ہیں، اس سے لوگوں کو بہت فائدہ ہوگا۔

محترمہ عروج فاطمہ،

لیکچرار، شعبۂ عمرانیات، عبداللہ کالج برائے خواتین، نارتھ ناظم آباد کراچی

بجز حُب محمد کامل ایمان ہو نہیں سکتا
صرف خدا کا ماننے والا مسلمان ہو نہیں سکتا

اسی طرح کے سیمینار اور کانفرنس موجودہ وقت کی اہم ضرورت ہیں، جو کاوش انجمن اسلامیہ کی طرف سے کی گئی ہے بہترین کاوش ہے، معلومات میں اضافہ کا سبب ہے اور معلومات کو آگے بڑھانے کی بہترین کاوش ہے۔

اس نفسا نفسی کے بحر بیکراں میں ایسی محافل کا انعقاد ملکی و غیر ملکی سطح پر ہونا اور اس کی تبلیغ اندھیرے میں ایک دیا جلانے کے مترادف ہے، اللہ تعالیٰ سے دعا ہے انجمن کی اس کاوش کو قبول

فرمائیں اور اس تحریک کی ہمت وحوصلہ میں اضافہ دے، آمین

جناب پروفیسر ڈاکٹر عبدالرزاق گھانگھرو صاحب

پروفیسر اسلامک اسٹڈیز، مہران یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی جامشورو

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ ہمارے لئے مشعل راہ ہے، بغیر اتباع سنت مسلمان نہ کبھی کامیاب ہوا ہے اور نہ کامیاب ہوسکتا ہے، یہ مذاکرہ ایمان کی تقویت اور اتباع سنت کے شوق وذوق پیدا کرنے میں معاون ہوتے ہیں۔ اس قسم کی کانفرنس ایک بڑا اعزاز ہے۔

محترمہ پروفیسر ڈاکٹر فرحت عظیم صاحبہ

ایسوسی ایٹ پروفیسر، علم سیاسیات، سرسید گورنمنٹ گرلز کالج

میں مبارکباد دیتی ہوں، انجمن علوم اسلامیہ کالجز کراچی کو اس کانفرنس کا انعقاد ایک سعادت تو ہے ہی لیکن حالات حاضرہ کے تناظر میں ایک کارنامہ ہے۔ اساتذہ کرام کی کوششیں اس ضمن میں بہت کم نظر آتی ہیں، لیکن انجمن علوم اسلامیہ نے اس کمی کو پورا کیا ہے۔

انجمن علوم اسلامیہ کالجز کراچی کی کوششیں بارآور ثابت ہورہی ہیں، اور اس کا دائرہ وسیع سے وسیع تر ہورہا ہے۔ یہ ہماری ضرورت بھی ہے کہ ہم اسلام اور سیرت ﷺ کے حوالے سے نظری اور عملی کوششیں کرکے دنیا کے سامنے سے منفی تاثرات کو ختم کریں اور اس کا صحیح تصور پیش کریں۔

جناب سُہیل فاضل عثمانی صاحب

ایسوسی ایٹ پروفیسر (اسلامیات) وناظم امور طلبہ این ای ڈی یونیورسٹی کراچی

اس زمانہ قحط الرجال میں جہاں علمی اور تحقیقی نوعیت کی سرگرمیاں پہلے ہی مفقود ہوتی جا رہی ہیں۔ پھر مذہبی عنوانات پر ایسی کانفرنسز بلاشبہ قابل تعریف اور احل علم کے لئے امید افزاء ہیں۔ غیر سرکاری سطح پر ایسی کانفرنسز جویان علم کی مساعی کو ظاہر کرتی ہیں، کہ جس کے جلو میں نیک نیتی اور اخلاص ازبس کے شامل ہے۔

جناب مولانا عبدالحلیم خان

پیش امام وخطیب جامعہ این ای ڈی یونیورسٹی

ماشاء اللہ یہ کانفرنس جس کی موجودہ حالات میں انتہائی ضرورت تھی بہت ہی اچھے انداز سے اور اچھے موضوعات پر شروع ہوئی، مختلف مقالات جو استحکام پاکستان کے سلسلے میں پڑھے جارہے ہیں اردو اور انگریزی میں، اللہ تعالی اس کے عالمی اثرات ونتائج ظاہر فرمائے۔ آمین! علوم اسلامیہ انٹرنیشنل سیرۃ النبی ﷺ کانفرنس پورے پاکستان میں ہر صوبہ میں ہونا ازحد ضروری ہے۔اس میں مزید ترقی کے لئے استقامت کے ساتھ کوشش ناگزیر ہے۔

جناب محمد طیب سنگھانوی صاحب، ریسرچ اسکالر وفاقی اردو یونیورسٹی

الحمدللہ اساتذہ علوم اسلامیہ (سیرت) کانفرنس اپنے موضوع اور وقت کے تناظر میں بہت ضروری اور اہم ہے یہ کارنامہ خصوصاً ڈاکٹر صلاح الدین ثانی صاحب کی کاوشوں اور محنتوں کی مرہون منت ہے، امید ہے کہ اس قسم کے دوسرے سیمینار اور کانفرنس منعقد ہوتی رہیں گے۔

جناب عبدالحفیظ صاحب، ایس، ایم سائنس کالج

وقت کے لحاظ سے انتہائی اہم ترین موضوع پر عظیم کاوش ہے۔

جناب ڈاکٹر حافظ محمد ثانی صاحب

اسسٹنٹ پروفیسر شعبہ علوم اسلامیہ وفاقی اردو یونیورسٹی

استحکام پاکستان اور تعلیمات نبوی ﷺ کے جامع و پراثر عنوان سے معنون یہ کانفرنس لائق تحسین و آفرین ہے۔اس قسم کی کانفرنسز تعلیم وتحقیق کو فروغ دیتی، افکار واذہان کو جلا بخشتی اور اسوۂ نبوی ﷺ کی پیروی پر راغب کرنے کا سبب بنتی ہیں۔اللہ آپ کو مزید ہمت اور حوصلہ عطا فرمائے (آمین)

جناب مفتی فیروز الدین ہزاروی صاحب، مشیر وزیراعلیٰ سندھ

صوبائی سیرت ﷺ کانفرنس میں شرکت کا موقع ملا، مملکت خداداد پاکستان کے استحکام

کے لئے کانفرنس میں مقالات پڑھے گئے۔ خصوصاً قیام امن ودیگر اہم امور پر بحث کی گئی، میں مبارک باد دیتا ہوں ڈاکٹر صلاح الدین ثانی اوران کے دوستوں کو۔

سیرت النبی ﷺ کے اخلاق وسیرت کی روشنی میں مملکت کو چلانا چاہئے وقت کی اہم ضرورت پر مقالے پڑھے گئے، یقیناً کافی مفید رہے، اللہ تعالیٰ انجمن اساتذہ علوم اسلامیہ کی کوششوں کوقبول فرمائے۔آمین

جناب ڈاکٹر قاری بدرالدین صاحب

صدر شعبہ عربی وفاقی اردو یونیورسٹی، عبدالحق کیمپس، کراچی

ماشاءاللہ حسن انتظام پر ڈاکٹر صلاح الدین ثانی صاحب اوران کے رفقاء کار کے لئے دل سے دعائیں نکلیں، یہ کانفرنس انشاءاللہ محققین اوراسکالرز اوراس کالرز حضرات کے لئے مفید ثابت ہوگی۔

جناب مولانا عمر صادق صاحب

سابق ممبر صوبائی اسمبلی وپارلیمانی لیڈر، صوبائی جوائنٹ سیکرٹری، جے۔یو۔آئی، سندھ

الحمدللہ پروگرام کامیاب رہا، اور جو مقالات پڑھے گئے پرمغز مقالے تھے، اگر عام کئے جائیں تو فائدہ ہوگا، اس طرح کے پروگرام مختلف اوقات میں ہونے چاہئیں۔ ماشاءاللہ اس طرح کے پروگرامز سے بہترین اثرات مرتب ہوتے ہیں۔

جناب پروفیسر ڈاکٹر ابوذر واجدی صاحب

ڈین فیکلٹی آف مینجمنٹ سائنس، جامعہ کراچی وڈائریکٹر ایوننگ پروگرام

میں سمجھتا ہوں عہد حاضر کا یہ تقاضہ ہے اس قسم کی کانفرنس منعقد ہونا چاہئے اور میں سمجھتا ہوں کہ آج کی کانفرنس سے لوگوں کو موقع ملے گا کہ وہ اپنے علم میں اضافہ کریں گے، آج کی کانفرنس ایک اچھی کانفرنس اور معیاری کانفرنس سے کم نہیں ہے۔

جناب پروفیسر ڈاکٹر ناصر الدین خان صاحب، شعبہ ریاضیات، جامعہ کراچی،

ایک انتہائی اہمیت کی کاوش ہے، سیرت طیبہ ﷺ ایک لامحدود عمل ہے، جس کو بیان کرتے ہوئے انسان کا تمام تر وقت گزر جائے گا اور سیرت طیبہ ﷺ مکمل نہ ہو سکے گی۔ مقالات دماغی سمتیں کھولنے کے لئے ایک تحفہ تھے۔

علوم اسلامیہ ایک مسلسل جدوجہد کر رہی ہے، دعاء گو ہوں کہ یہ تنظیم اپنی تمام تر کوششیں اور جدوجہد جاری رکھے، ڈاکٹر صلاح الدین ثانی صاحب کا اللہ تعالیٰ حامی و مددگار ہو۔ آمین،

محترمہ مسز کلثوم زیدی صاحبہ

پروفیسر اسلامک اسٹڈیز، عبداللہ گورنمنٹ کالج برائے خواتین

اس قسم کی کانفرنسز اپنے دین اور محمد مصطفیٰ ﷺ سے محبت کے اظہار کا ذریعہ بنتی ہیں اور جذبہ حب الوطنی اور استحکام پاکستان کے فروغ کا سبب بنتی ہیں۔

بہت اچھی کاوش ہے، تمام مقالے حب الوطنی، مذہب کی اہمیت اور اتباع و اطاعت رسول کا ذریعہ قرار پائیں گے۔ مقالے بڑی محنت سے تیار کئے گئے، سب کی کاوشیں بہت عمدہ تھیں۔

پروفیسر صلاح الدین ثانی صاحب کو مبارک باد دیتی ہوں، پروردگارِ عالم ان کی توفیقات میں اضافہ فرمائے اور وہ عملی طور پر اتحاد بین المسلمین اور مختلف مذاہب کے ماننے والوں اور مسلمانوں میں ہم آہنگی، محبت اتفاق اور تمام پاکستانیوں کے لئے قومی وحدت کی علامت قرار پائیں، اور مسلمانوں کے تمام فرقوں اور مسلکوں کے درمیان جو تعصّبات اور تنگ نظری کے جذبات ہیں ان کو ختم کرنے کی کوشش کریں۔ تمام مسلمان ایک دوسرے کے دینی بھائی ہیں اس حقیقت کو فروغ دینے کی کوشش کریں۔ طالب علموں میں اس قسم کی کانفرنس کے ذریعہ دو قومی نظریہ کی اہمیت اور جذبہ حب الوطنی میں اضافہ ہوتا ہے۔ طبقہ واریت، صوبائی، قومی، لسانی تعصبات کے خاتمے میں یہ کانفرنسز معاون ثابت ہوتی ہیں اس وقت عالم اسلام اور پاکستان کو انتشار سے بچنے کا

واحد ذریعہ اپنی صفوں میں اتحاد ہے۔ تمام فروعی اختلافات کونظر انداز کر کے تمام مسلمانوں کو اپنا دینی بھائی سمجھنا چاہئے، ہمیں امید ہے کہ ان کانفرنسز کے انعقاد سے مسلمانوں کے درمیان نفرتیں انشاءاللہ ختم ہو جائیں گی۔

جناب پروفیسر شمس جہاں صدیقی صاحب، پرنسپل عبداللہ کالج برائے خواتین

اس وقت ملک جس اندرونی خلفشار سے گزر رہا ہے اور جذبۂ حب الوطنی پر ذاتی اغراض ومقاصد غالب آ گئے ہیں، ایسی کانفرنسز کا انعقاد وقت کی اہم ضرورت ہے۔

جناب عبدالمؤمن میمن صاحب

حکمت قرآن انسٹیٹیوٹ، سندھی جماعت سوسائٹی، جوگی موڑ نیشنل ہائی وے کراچی

یہ ایک خوش آئند روایت ہے، اللہ تعالیٰ کانفرنس کے منعقدین ومعاونین کو دارین میں جزاء عطاء فرمائیں، آمین! اس طرح کے پروگرام کی CD's تیار ہونی چاہئیں، انہیں کیبل نیٹ ورکس کے توسط سے محلہ محلہ عام کیا جائے اور CD's کو باقاعدہ مارکیٹ بھی کیا جائے۔ انہیں انٹرنیٹ پر بھی چلایا جائے۔

Mr. Dr. Usman Awan

Associate Rheumatic logiest Baqai Hospital .

Fairly well organized conference. I believe the presentation given by the speeches should be simple English rather than, using difficult words as used under as the mode of transaction.

Excellent topics public opinion should bebo be simply for his media should be need to Excellent topics, public opinion should be simple.

جناب ڈاکٹر اطہر محمد اشرف صاحب، چیئرمین ادارہ ہدیٰ للناس

بہترین کانفرنس موضوع کے حساب سے اور اس کے مقرروں کی محنت اور ان کی بہترین کاوش پر لائق صد تحسین ہے، ان کے آرگنائزرز کی بہت بڑی کاوش ہے، اللہ تعالی انہیں اس کا صدعطا فرمائے۔ آمین، یہ موضوع وقت کے لحاظ سے بہت اہم ہے، اس موضوع پر کانفرنس مختلف علاقوں میں ہوتی رہنی چاہئیں تا کہ ہمیں اپنی صحیح سمت اور نئی نسل کو آ گاہی ہو سکے۔

محترمہ حسنی بانو صاحبہ

لیکچرار اسلامک اسٹڈیز، عبداللہ گورنمنٹ کالج نارتھ ناظم آباد کراچی

کانفرنس میں آکر محسوس ہوا کہ عاشق رسول ﷺ اور سیرت طیبہ ﷺ پر عمل پیرا لوگ ابھی موجود ہیں، اور اشاعت اسلام کے لئے مسلسل سرگرداں ہیں۔ جو مسلمانوں کو متحد و متفق کرنے کے لئے اپنی طرف سے کوشش کر رہے ہیں۔ آپ ﷺ کی سریت طیبہ تمام مسلمانوں کے لئے بہترین لائحہ عمل ہے، اور مسلمانوں کی فلاح و کامیابی، دنیاوی ہو یا دینی اسی میں ہے۔

محترمہ پروفیسر سیدہ بلقیس اختر صاحبہ

عبداللہ کالج برائے خواتین، معارف اسلامیہ

اس طرح کی کانفرنس کا انعقاد کر کے آپ اسلام کی بہتر طریقے پر خدمت انجام دے رہے ہیں اور دین اسلام سے محبت اور رغبت رکھنے والوں کو موقع فراہم کرتے ہیں کہ وہ اپنی معلومات میں اضافہ اور اپنے خیالات کا اظہار کریں۔

محترمہ پروفیسر ثمینہ روحی صاحبہ

شہید ملت گورنمنٹ کالج برائے خواتین عزیز آباد، (ڈی پی ای)

یہ ایک اچھی کوشش ہے اور اس طرح کی کانفرنس کی اس دور میں اور اس معاشرے میں بہت زیادہ ضرورت ہے، یہ اس ادارہ کی ایک اچھی کوشش ہے۔ بین الاقوامی سطح پر سیرت النبی ﷺ کے پروگرام ہونے چاہئیں انہی پروگراموں کے ذریعہ اسلام کو سمجھنے میں مدد ملے گی، کیونکہ آج کا معاشرہ اسلام، اللہ اور رسول ﷺ سے دور ہوتا جا رہا ہے۔

محترمہ پروفیسر سلمیٰ فاروقی صاحبہ

(معارف اسلامیہ) عبداللہ گورنمنٹ کالج برائے خواتین

تیسری صوبائی سیرت النبی ﷺ کانفرنس منعقد کرنے پر آپ مبارکباد کے مستحق ہیں، سیرت طیبہ ﷺ ایک ایسا بہترین نمونہ ہے جس پر عمل کر کے ہم اپنی انفرادی اور اجتماعی زندگی کو کامیاب بنا سکتے ہیں۔ آج کل باہمی اتحاد کی ملکی استحکام کیلئے بہت ضرورت ہے،

جناب ڈاکٹر کرم حسین وڈھو صاحب

اسسٹنٹ پروفیسر گورنمنٹ ڈگری کالج لاڑکانہ

ہمیں خوشی ہوئی کہ اسلامی سیمینار میں ڈاکٹر صلاح الدین ثانی صاحب کی دعوت پر شرکت کی، ہم اس کے انتظامات اور استقبالیہ سے بے حد خوش ہیں۔ بہت اچھی کانفرنس تھی جس میں ہم نے بہت کچھ سیکھا۔

محترمہ پروفیسر مسز ممتاز بیگم صاحبہ،

لیکچرار اسلامک اسٹڈیز، پی، ای، سی، ایس، ایچ، خواتین کالج، ڈیفنس فیز ٹو، کراچی

سیرت النبی ﷺ پر کانفرنس ہوتی رہنی چاہیے، اور اس طرح کی کانفرنس اس وقت کے جو حالات میں ان میں اس قسم کی کانفرنس بہت ضروری ہے۔

جناب پروفیسر شمس الدین انڈھڑ

اسسٹنٹ پروفیسر اسلامک اسٹڈیز ایس ایم آرٹس کالج 'ون' کراچی

صوبائی سیرت ﷺ کانفرنس بہترین پروگرام ہے، اور یہ پروگرام لازماً ہونے چاہئیں یہ جو پروگرام ہوا اس میں شریک نوجوانوں پر مفید اثرات مرتب ہوں گے۔ اس پر طرح مفیڈ ہیں گے۔ سیرت کا یہ پروگرام روح پرور ہے۔

Mr. Syed Iftikhar Ahmed

Islamic History Department Karachi University

God bless to you all Conference participants & scholars well done may yours conference be successful in to future programm.

جناب انجینئر ڈاکٹر خورشید محمود صاحب

پروفیسر، میٹریل ومیٹرا جیکل انجینئرنگ ڈپارٹمنٹ، این ای ڈی یونیورسٹی

موجودہ کوشش بہت ہی عمدہ تقریب ہے اور یہ بہت اچھا ہے کہ صوبے بھر کے ماہر علوم مدعو ہیں۔ ہر مقالہ نہایت ہی عمدہ طریقے سے پیش کیا جا رہا ہے وطن و مذہب کے بارے میں نئی روشنی فراہم کر رہا ہے۔

محترمہ گل فروا نقوی صاحبہ

لیکچرار اسلامک اسٹڈیز، پی، ای، سی، ایس، ایچ، خواتین کالج، ڈیفنس فیز ٹو، کراچی

سیرت طیبہ ﷺ کے پہلوؤں کو اجاگر کرنے کے لئے یہ بہترین کاوش ہے۔ نعت کی بھی کوشش کروائی جائے اور معلومات کے بارے میں کوئی ایک عنوان دے کر طلباء کی تیاری قابل رشک ہونی چاہئے۔

سیرت النبی ﷺ بہت وسیع موضوع ہے اور اس سلسلے میں یہ اچھی کوشش ہے لیکن طلباء کی اس میں حوصلہ افزائی کر کے علوم اسلامیہ کو فروغ دیا جا سکتا ہے۔ Inter Colleges Sirat Quiz ربیع الاول میں منعقد کروانے کی کوشش کی جائے تو بہتر ہے۔

اس کے علاوہ مذہبی اور نظریاتی درگزر کے موضوع پر مکالمہ کی ضرورت ہے اور دنیا کو بھی ان چیزوں کی سخت ضرورت ہے۔

جناب پروفیسر ڈاکٹر محمد ادریس ''آزاد'' سومرو صاحب، شعبۂ اسلامیات، گورنمنٹ ڈگری کالج لاڑکانہ سندھ

نظم وضبط رہا، مہمانانِ گرامی کی قدر دانی کی گئی، حضرت علامہ پروفیسر ڈاکٹر صلاح

الدین ثانی صاحب اور اراکین مبارک باد کے مستحق ہیں۔

''علوم اسلامیہ انٹرنیشنل'' سیرت النبی ﷺ، ایک اہم دینی خدمت ہے، وقت کی ضرورت ہے کہ سیرت النبی ﷺ کی تعلیمات کو عام کیا جائے اور صوبہ سندھ کے مختلف اضلاع میں اسی قسم کی تقریبات کا قیام عمل میں لایا جائے۔

جناب ڈاکٹر محمد سعید صاحب

سربراہ شعبہ اسلامیات، گورنمنٹ ڈگری سائنس وکامرس کالج، لانڈھی کورنگی نمبر ٦، کراچی

صوبائی سیرت النبی ﷺ کے حوالے سے کانفرنس عمدہ اور نظم و ضبط کے لحاظ سے بہترین تھی اور سامعین کا جذبہ سماع قابل دید اور انتظام بہت اچھا تھا، یقیناً اس مکمل ٹیم کو مبارک باد پیش کرتے ہوئے سہرا جناب پروفیسر ڈاکٹر صلاح الدین ثانی کے سر جاتا ہے، جنہوں نے اس کا انتظام فرمایا، اللہ تعالیٰ جزاء عطا فرمائے آمین۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مقدس زندگی کے متعلق مختلف پہلوؤں کو مدنظر رکھتے ہوئے مزید اچھے انداز میں منعقد کیا جانا باعث برکت اور تربیت اور انسان سازی کے لئے ضروری ہے۔

محترمہ ام حبیبہ صاحبہ، ریسرچ اسکالر

اچھی کوشش ہے، لیکن مزید بہتری کی ضرورت ہے، یہ کانفرنس صرف اسکالرز تک محدود نہیں ہونی چاہئے بلکہ کالجوں کے طلباء کو بھی شامل کیجئے۔ اس قسم کی کانفرنسیں ہر سال ضرور منعقد ہونی چاہئیں، لیکن صرف اسکالرز تک محدود نہیں ہونی چاہئے۔

محترمہ پروفیسر عشرت اقبال صاحب

پرنسپل، شہید ملت کالج برائے خواتین، عزیز آباد، کراچی

یہ کانفرنس ہمارے لئے باعث مسرت ہے کہ آج کے پراشوب دور میں سیرت طیبہ ﷺ ہمارے لئے مشعل راہ ہے، ہم جو اپنے آپ کو مسلمان کہلواتے ہیں، کیا ہم اُن تمام سنت نبوی ﷺ اور سیرت طیبہ ﷺ پر پورے اترتے ہیں۔ اگر ہاں میں جواب ہے تو ہم ضرور استحکام

پاکستان میں کامیاب ہوں گے۔

یہ ایسا ادارہ ہے جس کی جتنی بھی تعریف کی جائے وہ اتنی ہی کم ہے۔ سیرت النبی ﷺ پر جس قدر لکھا جائے، جتنا بولا جائے، جتنی کانفرسیں منعقد کی جائیں اتنی ہی کم ہیں۔

جناب پروفیسر قیصر انوار صاحب

پرنسپل سرسید گورنمنٹ گرلز کالج، شعبہ اسلامک اسٹڈیز، نارتھ ناظم آباد کراچی

مجھے بڑی خوشی ہورہی ہے کہ یہ تیسری استحکام پاکستان کی سیرت طیبہ ﷺ کی روشنی میں کانفرنس ہے، اس میں شک نہیں یہ واقعی ایسی کانفرنس ہے جس سے لوگوں میں محبت، اتفاق اور رواداری کی صفت پیدا ہوسکتی ہے۔ اس طرح سیرت النبی ﷺ کے پروگرام ہوں گے تو رفتہ رفتہ لوگوں کی اصلاح ہوگی۔

جناب پروفیسر ڈاکٹر ناصر الدین صاحب،

شعبہ علوم اسلامیہ، جامعہ کراچی

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ کے حوالے سے ایسی مزید محافل ہوتی رہنی چاہئیں تاکہ عوام وخواص اپنے فرائض منصبی ادا کرسکیں۔

ٹیم ورک مزید مؤثر و فعال کیا جائے تاکہ بروقت بحسن و خوبی ایسے کام مکمل کئے جاسکیں۔

جناب جاوید اقبال صاحب

سسٹم ایڈمنسٹریٹر، کمپیوٹر انجینئرنگ ڈپارٹمنٹ

کانفرنس نہایت ہی معلوماتی اور موجودہ حالات میں مسلمانوں کو سیرت کے مطابق زندگی کو سمجھنے کے لئے کافی ہے۔

اس ادارے کی کاوشیں اور محنت نہایت ہی بہتر ہیں، امید کرتے ہیں کہ یہ کام تاقیامت جاری اور ساری رہے اور مسلمانوں کو زندگی کو سمجھنے میں مدد ملے۔

محترمہ پروفیسر پروین صدیقی صاحبہ

اسلامی ہسٹری، عبداللہ گورنمنٹ کالج برائے خواتین

اس کانفرنس سے ہمیں بہت معلومات حاصل ہوئیں، ہمارے ایمان کی تجدید ہوئی۔ آپ کو ''استحکام پاکستان کی بنیادیں سیرت طیبہ ﷺ کی روشنی میں'' کے موضوع پر منعقد کرنے پر مبارکباد پیش کرتی ہوں۔ پاکستان کے مقصد کی طرف مسلمانوں کی توجہ دلانی چاہیے۔

جناب نجیب عثمانی صاحب، لیکچرر کمپیوٹر انجینئرنگ ڈپارٹمنٹ

باسمہ تعالیٰ! جناب عالی جبکہ یہ بات روزِ روشن کی طرح عیاں ہے کہ سیرت النبی ﷺ پوری ضابطہ حیات ہے، اور جس کی بنیاد پر ہم امن عامہ اور سکون پا سکتے ہیں، تو جناب عالی کانفرنس انتہائی اہم، ضروری اور خوشی کا باعث ہے۔

☆ روداد سیمینار بعنوان علامہ سید سلیمان ندویؒ حیات وخدمات ☆

رپورٹ: مفتی محمد عمار خان صاحب:

آج کا پاکستان علامہ اقبالؒ اور سلیمان ندویؒ کے خواب کے مطابق نہیں ہے: ڈاکٹر سلمان کا سیمینار سے خطاب

پاکستان کی محسن شخصیات کی پیروی سے ملک مستحکم ہوگا: ڈاکٹر شبیر احمد

علامہ ندوی عظیم شخصیت تھے جن پر سیمینار کا انعقاد عہد حاضر کی اہم ضرورت ہے: نائب جمشید ٹاؤن ناظم

جامعہ کراچی اور وفاقی اردو یونیورسٹی میں علامہ عثمانیؒ اور علامہ ندویؒ چیئر مین قائم کرنے کی اپیل: صدر انجمن ڈاکٹر صلاح الدین ثانی

انجمن اساتذہ علوم اسلامیہ کالجز کے زیر اہتمام ۲۰۔ دسمبر ۲۰۰۸ء کو ایک روزہ سیمینار متصل اسلامیہ کالج زیر صدارت نائب ٹاؤن ناظم ضیاء الدین جمال جمشید ٹاؤن منعقد ہوا

سیمینار بعنوان ''علامہ سید سلیمان ندویؒ حیات و خدمات'' سے ان کے صاحبزادہ پروفیسر ڈاکٹر سید سلمان ندوی نے (جو ساؤتھ افریقہ سے تشریف لائے تھے) مہمان خصوصی کی حیثیت سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ آج کا پاکستان علامہ اقبال اور علامہ سلیمان ندویؒ کے خواب کے مطابق نہیں ہے۔ صورت حال یہ ہے جو علماء میدان میں ہیں، وہ اپنی ذمہ داری کو پورا نہیں کر رہے، جو اس کے اہل ہیں وہ میدان میں نہیں ہیں، جب پاکستان آنا ہوتا ہے تو یہ کیفیت باعث تکلیف ہوتی ہے، ضرورت ہے نوجوان علماء میدانِ عمل میں آئیں اور امت کی رہنمائی کی ذمہ داریوں کو ادا کریں۔

مولانا ڈاکٹر شبیر احمد خطیب جامع مسجد سڈنی (آسٹریلیا) نے مہمان خصوصی کی حیثیت سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا: علامہ ندویؒ پاکستان کے محسنوں میں سے ہیں، ہماری آئیڈیل شخصیت ہیں، ملک جن حالات سے گزر رہا ہے اس میں ہمیں اسی خلوص کو زندہ کرنے کی ضرورت ہے۔

سیمینار کے دو سیشن تھے، پہلی نشست علامہ ندویؒ پر بچوں کے کوئز مقابلہ پر مشتمل تھی، جو بارش کے سبب مؤخر کردی گئی، اب یہ نشست جنوری کے آخر میں اسلامیہ سائنس کالج میں منعقد ہوگی، پہلی اور دوسری، تیسری پوزیشن پر طلباء کو حسن کارکردگی شیلڈ پیش کی جائے گی۔ دوسرے سیشن کے لئے ۲۰ بیس سے زائد ڈاکٹرز، پروفیسرز حضرات نے اردو، عربی، انگریزی اور سندھی میں اپنے تحقیقی مقالات تحریر کئے تھے۔ جنہیں مجلہ علوم اسلامیہ کا خصوصی شمارہ بنا کر یکم جولائی ۲۰۰۹ء کو انشاء اللہ شائع کیا جائے گا۔

سیمینار نائب ناظم جمشید ٹاؤن ضیاء الدین جمال کی زیر صدارت منعقد ہوا، آپ نے فرمایا: علامہ سید سلیمان ندویؒ پاکستان کی عظیم شخصیت ہیں جن پر سیمینار کا انعقاد عہد حاضر کی اہم ضرورت ہے، انہوں نے فرمایا: ٹاؤن ناظم جاوید احمد صاحب جن کو اس سیمینار کی صدارت کرنا تھی، گزشتہ دو روز سے مسلسل بارشوں کے باعث ہنگامی صورت حال پیدا ہوچکی ہے جس کی وجہ سے انہوں نے مجھے بھیجا ہے۔ اس موقع پر انہوں نے اسلامیہ سائنس کالج کے لئے ایک جنریٹر دینے کا اعلان کیا، کالج پرنسپل پروفیسر مبین صاحب نے اس اعلان کا خیر مقدم کرتے ہوئے شکریہ ادا کیا۔

سیمینار کا آغاز مولانا ضیاء الرحمن صاحب خطیب جامع مسجد بلال کی تلاوت کلام پاک سے ہوا، پروفیسر عبدالستار صاحب اسلامیہ سائنس کالج نے نعت رسول ﷺ پیش کی۔ اسٹیج سیکریٹری کے فرائض صدر انجمن پروفیسر ڈاکٹر صلاح الدین صاحب نے انجام دیئے۔

☆ پروفیسر ڈاکٹر عمر حیات سیال نے اپنا مقالہ علامہ ندویؒ اور علامہ اقبالؒ کے حوالہ سے پیش کیا۔

☆ پروفیسر محمد شفیق سہیل صاحب نے علامہ ندویؒ اور معارف کے اشاریہ پر خیالات کا اظہار کیا۔

☆ پروفیسر ڈاکٹر احمد اقبال صاحب نے علامہ ندویؒ اور خطبات مدارس پر،

☆ ڈاکٹر حافظ محمد ثانی اور پروفیسر محمد بلال نے علامہ ندویؒ بحیثیت سیرت نگار، پر اردو وانگریزی میں مقالات کا خلاصہ پیش کیا۔

☆ ڈاکٹر قاری بدرالدین اور پروفیسر فرزانہ فرخ نے علامہ ندویؒ حیات وخدمات پر،

☆ پروفیسر شعیب اختر نے علامہ ندویؒ کی سیاسی خدمات پر مقالہ تحریر کیا،

☆ ڈاکٹر مسز بشریٰ نے علامہ ندویؒ کی تصنیفی خدمات کے جائزہ پر،

☆ حکیم فیاض احمد اور مولانا سعید احمد صدیقی نے علامہ کی علمی خدمات پر

☆ ڈاکٹر صلاح الدین ثانی نے علامہ ندویؒ کی قرآنی خدمات پر،

☆ پروفیسر زرینہ قاضی، پروفیسر مظہر حسین اور پروفیسر مفتی محمد عمار خان نے علامہ کی حیات مبارکہ پر مقالے تحریر کیے۔

صدر انجمن ڈاکٹر صلاح الدین ثانی صاحب نے تعاون کرنے پر ٹاؤن ناظم کا شکریہ ادا کیا اور ''حسن کارکردگی ایوارڈ'' پیش کیا۔ اس موقع پر نائب ٹاؤن ناظم، پروفیسر مبین صاحب اور پروفیسر مفتی محمد عمار خان صاحب کے ہاتھوں پروفیسر ڈاکٹر سید سلمان ندوی (ساؤتھ افریقہ) اور مولانا ڈاکٹر شبیر احمد (آسٹریلیا) کو ''حسن کارکردگی ایوارڈ'' پیش کیا گیا، صدر انجمن نے بیرون

ملک سے اس سیمینار میں شرکت کے لئے سفر کرنے پر مہمانان گرامی کا شکریہ ادا کیا۔

اسی حوالہ سے جنوری کے آخر میں طلباء کے درمیان علامہ ندویؒ پر کوئز اور تقریری مقابلے منعقد کئے جائیں گے اور طلباء کو پہلی، دوسری، تیسری پوزیشن کیلئے ایوارڈ دیے جائیں گے۔

☆ سیمینار میں شریک اساتذہ کرام کو ۸۴۴ صفحات پر مجلہ علوم اسلامیہ قرآن نمبر ۵۰ عدد انجمن کی جانب سے مفت پیش کیا گیا۔ ڈاکٹر سلمان صاحب کو چیف ایڈیٹر نے چار عدد سابقہ مجلات کی کاپیاں بھی پیش کیں۔

☆ سیمینار کے اختتام پر مطالبہ کیا گیا کہ وفاقی اردو یونیورسٹی اور جامعہ کراچی میں علامہ شبیر احمد عثمانیؒ اور علامہ سید سلیمان ندویؒ چیئر قائم کی جائے، جمشید ٹاؤن ناظم سے گزارش کی گئی ہے، ہمارے اس مطالبہ کو وائس چانسلرز، سٹی ناظم اور حکومت سندھ تک پہنچائیں اور اس پر عمل درآمد کی پرزور سفارش فرمائیں۔

نوٹ: اس حوالہ سے مستقل درخواست ٹاؤن ناظم کی خدمت میں پیش کردی گئی ہے۔ جو انہوں نے گورنر کو ارسال کردی ہے۔ پروگرام کا اختتام دعاء کے ساتھ ہوا۔ آخر میں سیمینار میں شریک اساتذہ کرام کی کھانے کے ذریعہ تواضع کی گئی ہے۔

سیمینار پر روزنامہ جنگ کراچی ۲۰ جنوری ۲۰۰۹ء کی خبر

علامہ سلیمان ندویؒ کے خلوص اور خدمت کو زندہ کرنے کی ضرورت:

پروفیسر ڈاکٹر سید سلمان ندوی: علامہ سید سلیمان ندویؒ حیات وخدمات پر سیمینار سے خطاب کرتے ہوئے ان کے صاحب زادے پروفیسر ڈاکٹر سید سلمان ندوی نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ آج کا پاکستان علامہ اقبالؒ اور علامہ سلیمان ندویؒ کے خواب کے مطابق نہیں۔ صورتحال یہ ہے کہ جو علماء میدان میں ہیں وہ اپنی ذمہ داری کو پورا نہیں کررہے ہیں۔ ضرورت ہے نوجوان علماء میدان عمل میں آئیں اور امت کی رہنمائی کی ذمہ داریوں کو ادا کریں۔ انہوں نے کہا کہ سلیمان ندویؒ کی خدمات اور خلوص کو زندہ کرنے کی ضرورت ہے، سیمینار میں ڈاکٹر عمر حیات، پروفیسر محمد

شفیق سہیل، ڈاکٹر احمد اقبال، ڈاکٹر حافظ محمد ثانی اور دیگر نے علامہ ندویؒ کی قرآنی خدمات پر مقالات پیش کیے۔ (جنگ کراچی ۲جنوری ۲۰۰۹ء)

سیمینار پر روزنامہ عوام کراچی، ۲جنوری ۲۰۰۹ء کی خبر

آج کا پاکستان سلیمان ندویؒ کے خواب کے مطابق نہیں: ڈاکٹر سلمان ندوی

تحریک پاکستان کے رہنماء علامہ سید سلیمان ندوی نے کہا ہے کہ آج کا پاکستان علامہ سلیمان ندوی کے خواب کے مطابق نہیں ہے، انہوں نے کہا کہ سرگرم علماء اپنی ذمہ داری کو پورا نہیں کر رہے جو کچھ گزرنے کا جذبہ رکھتے ہیں وہ غیر فعال ہیں، وہ انجمن اساتذہ علوم اسلامیہ کالجز کراچی کے زیر اہتمام سیمینار بعنوان علامہ سید سلیمان ندوی حیات وخدمات بحیثیت مہمان خصوصی خطاب کر رہے تھے۔ سیمینار سے جامعہ مسجد سڈنی (آسٹریلیا) کے خطیب مولانا ڈاکٹر شبیر احمد، نائب ناظم جمشید ٹاؤن ضیاء الدین جمال، ڈاکٹر صلاح الدین ثانی اور دیگر نے بھی خطاب کیا۔ سیمینار میں پروفیسر ڈاکٹر حمایت سیال، پروفیسر محمد شفیق سہیل، ڈاکٹر حافظ محمد ثانی، ڈاکٹر بشریٰ، پروفیسر زرینہ قاضی اور دیگر نے علامہ سلیمان ندوی پر مقالے پڑھے، مقررین نے کہا کہ علامہ ندوی پاکستان کے محسنوں میں سے ہیں، ہمارے آئیڈیل شخصیت ہیں، ملک کو آج ایسے ہی پرخلوص لوگوں کی ضرورت ہے، جامعہ کراچی اور وفاقی اردو یونیورسٹی میں علامہ عثمانی اور علامہ ندوی چیئر قائم کی جائے۔

مذاکرہ بعنوان: عہد حاضر کے مسائل اور علماء کی ذمہ داریاں: رپورٹ مولانا الطاف الرحمٰن عباسی: مؤرخہ ۶ جنوری ۲۰۰۹ء کو جامعۃ الصدیق کلفٹن نزد دو تلوار ایک خصوصی پروگرام کا انعقاد کیا گیا، جس کی تجویز وحکم چیف ایڈیٹر کے استاذ پروفیسر ڈاکٹر احمد اقبال صاحب نے دیا تھا۔ مذاکرہ کے مہمان خصوصی پروفیسر ڈاکٹر سید سلمان ندوی ابن علامہ سید سلیمان ندویؒ تھے، چیف ایڈیٹر نے اپنے ابتدائی تعارفی خطاب میں بیان کیا کہ انجمن اساتذہ علوم اسلامیہ کالجز کے زیر اہتمام منعقد ہونے والے ۲۰ دسمبر ۲۰۰۸ء کے سیمینار بعنوان: ''علامہ سید سلیمان

ندویؒ حیات وخدمات'' کے موقع پر ڈاکٹر احمد اقبال صاحب نے تجویز پیش کی تھی کہ ایک خصوصی پروگرام علماء خطباء و مدرسین پر مشتمل منعقد کیا جانا چاہئے، جس میں علماء کو باہمی روابط اور ذمہ داریوں کی جانب توجہ دلائی جائے اور عہد حاضر میں جن مسائل کا سامنا ہے ان کے لئے تیاری کی جائے، اسی مناسبت سے پروگرام کا انعقاد عمل میں آیا۔ چیف ایڈیٹر نے ڈاکٹر احمد اقبال صاحب، فاضل دارالعلوم دیوبند ڈاکٹر سید سلمان ندوی ساؤتھ افریقہ اور ڈاکٹر ساجد الرحمٰن صدیقی صاحب، سابق پروفیسر دارالسلام برونائی حال صدر شعبہ تخصص فی الدعوۃ والارشاد دارالعلوم کورنگی کا مختصر تعارف کرایا۔ مولانا الطاف الرحمٰن صاحب، مولانا عباد الرحمٰن صاحب اور مولانا عبیدالرحمٰن صاحب کا شکریہ ادا کیا، جن کے خصوصی تعاون سے اس مذاکرہ کا انعقاد ممکن ہوا اور امید ظاہر کی اس موضوع پر غور کے لئے مزید نشستوں کا انعقاد کیا جائے گا۔

مذاکرہ سے ڈاکٹر سلمان ندوی صاحب نے خطاب کرتے ہئے علماء وخطباء کو متوجہ کیا کہ وہ دین کے فروغ کے لئے جدید وسائل کو اختیار کریں، اور ذکر وفکر کی اصلاحی محفلوں کو منعقد کریں تاکہ عمل میں للہیت وخلوص پیدا ہو، اور خواتین کی تعلیم وتربیت پر خصوصی توجہ دیں، ایک خاتون سے پورا خاندان سنور جاتا ہے، آپ نے ساؤتھ افریقہ کے حالات وواقعات بھی بیان کئے، پروفیسر ڈاکٹر ساجد الرحمٰن صدیقی صاحب نے بھی اپنے مختصر خطاب میں اسی پیغام کو آگے بڑھانے کی جانب توجہ دلائی اور امید ظاہر کی علماء اپنے ظاہر وباطن کو بہتر بنائیں گے، تاکہ عوام ان کی تقلید کریں۔

پروگرام کے اختتام پر مہمانوں کی کھانے سے تواضع کی گئی۔ ڈاکٹر سلمان صاحب کا خطاب ریکارڈ کرلیا گیا ہے جسے جلد شائع کیا جائے گا۔ (انشاءاللہ)

☆ عہد حاضر میں مکالمہ بین المذاہب پر قومی کانفرنس کی ضرورت واہمیت ☆

پروفیسر ڈاکٹر صلاح الدین ثانی

ہمارے نکتہ نظر کے مطابق مکالمہ ہی ہر مسئلہ کا حل ہے اور اس کا آغاز عہد نبویؐ سے ہوتا

ہے آپ نے حاضر ہونے والے کئی سو وفود سے جو مختلف مذاہب سے تعلق رکھتے تھے مکالمہ کیا مکتوبات لکھے لیکن بعض مورخین کے مطابق مکالمہ کے اس خیال کا آغاز عالمی طور پر ۱۹۳۲ء میں ہوا، جب فرانس نے اپنے چند نمائندوں کو الازہر یونیورسٹی کے علمای سے اسلام، عیسائیت اور یہودیت کے ملاپ کے خیال پر گفتگو کرنے کیلئے بھیجا۔ اس کے بعد ۱۹۳۳ء میں پیرس کانفرنس منعقد کی گئی جس میں فرانس برطانیہ، سوئزرلینڈ، امریکہ، اٹلی، پولینڈ، سپین، ترکی اور چند دوسرے ممالک کی تمام یونیورسٹیوں سے مشنریوں اور مستشرقین نے شرکت کی۔ ۱۹۳۶ء کی ''دنیا کے مذاہب کی کانفرنس'' دوسری جنگ عظیم سے قبل مذاہب پر ہونے والی آخری کانفرنس تھی، جس کے بعد سے یورپی ممالک کا دھیان ان کانفرنسوں سے ہٹ گیا۔

۱۹۶۴ء میں پوپ پاؤل ششم Pope Paolo VI نے ایک خط بھیجا جس میں اس نے مذاہب کے مابین مکالموں پر زور دیا۔ اس کے بعد ۱۹۶۹ء میں ویٹیکن Vatican نے ''مسلمانوں اور عیسائیوں کے مابین مکالمے کیلئے رہنما اصول'' کے نام سے ایک کتاب شائع کی۔ ستر اور اسی کی دہائیوں کے درمیان تیزہ سے زیادہ مرتبہ بین المذہبی اور بین الثقافتی مکالمے کیلئے ملاقاتیں اور کانفرنسیں ہوئیں، جن میں سب سے مشہور بیلجیم میں ہونے والی ''مذہب اور امن کی دوسری عالمی کانفرنس'' تھی، جس میں دنیا کے مختلف مذاہب سے تعلق رکھنے والے چار سو افراد نے شرکت کی۔ اس کے علاوہ اسپین کے شہر قرطبہ میں ایک کانفرنس منعقد کی گئی، جس میں ۲۳ ممالک کے مسلمان اور عیسائی نمائندوں نے شرکت کی۔ یہ دونوں کانفرنسیں ۱۹۸۴ء میں منعقد کی گئیں۔ جس کے بعد ۱۹۷۹ء میں تیونس کے شہر کرتج میں ''عیسائی مسلمان اسمبلی'' کا انعقاد ہوا۔

نوے کی دہائی سے بین المذہبی مکالمے پر زور دینے والے افراد پہلے کے مقابلے میں سب سے زیادہ سرگرم ہو گئے۔ انہوں نے ۱۹۹۳ء میں اردن میں ''عرب۔یورپی کانفرنس'' منعقد کی، جس کے بعد ۱۹۹۴ء میں بین المذہبی مکالمے کیلئے خرطوم کانفرنس منعقد کی گئی۔ ۱۹۹۵ء میں دو کانفرنسیں ہوئیں، جس میں سے ایک سٹاکہوم اور دوسری عمان میں ہوئی، اور ان دونوں کے بعد

۱۹۹۶ء میں ''اسلام اور یورپ'' کے عنوان سے اردن کی اہل البیت یونیورسٹی میں ایک کانفرنس ہوئی۔

کانفرنسوں میں شرکت کرنے والوں کی تجاویز: مولانا عبدالرؤف فاروقی تحریک حزب التحریر کی کتاب خطرناک تصورات کے حوالہ سے اس کے اہداف کو درست نہیں سمجھتے ہیں لکھتے ہیں بین المذاہب، بین الثقافتی مکالموں کے نام پر اسلام اور یورپ کے مابین ہونے والی کانفرنسوں میں جو تجاویز پے کی گئیں ان میں چیدہ چیدہ تجاویز مندرجہ ذیل ہیں:

۱۔ کفر، دہریت، شرک، ایمان، اسلام، اعتدال، انتہا پسندی اور بنیاد پرستی جیسے الفاظ کے نئے معنی ترتیب دیے جائیں اور اپنایا جائے تاکہ یہ یقینی بنایا جاسکے کہ یہ الفاظ مختلف مذاہب کے لوگوں کی باہمی تفریق کا باعث نہ بنیں۔

۲۔ تینوں مذاہب (یعنی اسلام عیسائیت اور یہودیت) کے عقیدہ، اخلاقیات اور ثقافت میں مشترکہ عناصر کی نشاندہی کی جائے وران مذاہب اور ثقافتوں کے درمیان مثبت تعاون پر خاص زور دیا جائے، کیونکہ تمام اہل کتاب ایمان والے ہیں اور وہ سب اللہ کی عبادت کرتے ہیں۔

۳۔ انسانی حقوق پر مشترکہ دستاویز تیار کی جائے تو کہ مختلف مذاہب کے لوگوں کے مابین امن اور ہم آہنگی پیدا کی جائے ایسا ممکن بنانے کیلئے اس احساس کو مٹانا ہوگا کہ مختلف مذاہب کے درمیان خون کی دیوار حائل ہے اور مختلف لوگوں کو اپنی الگ الگ ثقافتوں اور مختلف ممالک کی اپنی جدا جدا پالیسیوں کے تصور کو ختم کرنا ہوگا۔

۴۔ تاریخ اور تعلیم کے نصابوں پر نظر ثانی کی جائے تاکہ انہیں نفرت اور اشتعال انگیز مواد سے پاک کیا جاسکے۔ مذہبی تعلیم کو بنیادی انسانی تعلیم کا حصہ سمجھا جائے گا جن کا مقصد ایسی شخصیتیں پیدا کرنا ہوگا جو مختلف ثقافتوں خو اپنا سکیں اور دوسرے لوگوں کو بخوبی سمجھ سکیں۔ چنانچہ مطالعے کو مخصوص اعتقاد اور عبادات تک محدود کرنے کے عمل کو رد کرنا ہوگا۔

۵۔عدل ، امن عورتوں کے حقوق، انسانی حقوق، جمہوریت، تکثیریت (Plaurlism)، کام کاج کے اخلاقی ضابطوں، آزادی، عالمی امن، پر امن بقہائے باہمی، مختلف ثقافتوں کی طرف دل کو کھلا رکھنا اور سول سوسائٹی جیسے تصورات کے مطالعے کو فروغ دیا جائے اور ان کے متعلق مشترکہ آراء قائم کی جائیں(سہ ماہی مکالمہ بین المذہب جنوری ۲۰۰۸ء ص/۳۴)

مکالمہ کرنے والے اب اس کا دائرہ مزید وسیع کرنا چاہتے ہیں۔اب یہ محض ان چند لوگوں تک محدود نہیں رہے گا جو چند کانفرسیں اور سیمینارز میں شرکت کرتے ہیں۔ بلکہ اس مکالمے میں معاشرے میں موجود ہر قسم کے لوگوں کو شریک کیا جائے گا۔خواہ وہ مرد ہوں،عورتیں ہوں، پڑھے لکھے لوگ ہوں یا محنت کش لوگ۔ یہ سب کچھ یونیورسٹیوں، تعلیمی اداروں، مختلف جماعتوں اور انجمنوں کے ذریعہ کیا جائے گا۔جیسا کہ کانفرنس کے کچھ شرکاء نے بیان کیا ہے۔اس سب کا مقصد یہ ہے کہ لوگ معاشی نظام، معاشرتی تعلقات، سیاست اور تعلیم وغیرہ میں مغربی تہذب کو شامل کریں۔ چنانچہ سرمایہ دارانہ نظام کے علم برداروں کے بقول سرمایہ دارانہ نظام(یعنی کیپٹل ازم)انسانیت، عقل پسندی، آزادی اور جمہوریت کا نام ہے۔ان کے مطابق یہ آج کی نئی اور کامیاب تہذیب ہے اور اسلام کو اندھے اعتقاد، وراثتی چیز اور جبر کے طور پر دیکھا جاتا ہے جبکہ اسلام کو دین کے تسلط،ایک سے زیادہ شادیوں اور غلامی جیسے تصورات کے ساتھ منسوب کیا جاتا ہے۔لہٰذا اسلام ایک غیر مہذب مذہب ہے!

ان کانفرنسوں کا اصل مقصد مسلمانوں کو چھپانے کیلئے ایک اسلوب کے طور پر عیسائیوں، یہودیوں اور مسلمانوں کے ساتھ ساتھ ہندوؤں، بدھ مت کے پیروکاروں اور سکھوں کو بھی شرکت کی دعوت دی جاتی ہے۔ جاپان میں ہونے والی ''عالمی کانفرنس برائے مذہب اور امن'' میں اور ۱۹۷۰ء میں بیروت میں ہونے والے ایک سیمینار میں بھی ایسا ہی کہا گیا تاکہ مسلمانوں کو بالکل محسوس نہ ہو کہ اس کا اصل ہدف مسلمان ہیں۔ یہ نام نہاد مسلمان علماء اسلام کو بدھ مت اور

دیگر مذاہب کی صف میں کیسے کھڑا کر سکتے ہیں؟

یہ بھی ایک نقطہ نظر ہے جسے فاروقی صاحب نے پیش کیا ہم سمجھتے ہیں پروپیگنڈہ کے ازالہ کیلئے مکالمہ سے بہتر کوئی راستہ نہیں۔

مغرب اصل میں مسلمانوں کو دشمن کے طور پر دیکھتا ہے۔ یہی نقطہ نظر ان بین المذاہب مکالموں کا سبب ہے اور یہی اس مکالمے کو ایک سمت دیتا ہے۔ مثال کے طور پر فرانسیسی کلچر کے انسائیکلو پیڈیا میں جو کہ ایک مشہور مطالعاتی کتاب ہے۔ لکھا ہے کہ رسول اللہؐ ایک قاتل اور عیسیٰ کے دشمن تھے، وہ عورتوں کو اغوا کرتے تھے اور انسانی سوچ کے بہت بڑے دشمن تھے۔

اسی طرح مغربی یورپ کی اکثر نصابی کتابوں میں محمدؐ، اسلام اور مسلمانوں کو بہت ہی بھیانک طریقہ سے پیش کیا جاتا ہے۔ کچھ عرصہ پہلے ہی امریکی مفکر فوکو یاما کی کتاب ''دی اینڈ آف ہسٹری'' میں یہ بیان کیا گیا: ''سرمایہ دارانہ نظام انسان کیلئے دنیا میں لافانی نجات کا سبب ہے۔ اسلام اپنی تمام تر کمزوریوں اور شکست وریخت کے باوجود اس نئے اور کامیاب طرز زندگی کیلئے خطرہ ہے''۔

نیٹو کے سابق جنرل سیکریٹری ہاوئیر سولانہ نے کہا: ''بنیاد پرست اسلام مستقبل کی عالمی سیاست کیلئے ایک خطرہ ہے''۔ مستشرق برنارڈ لیوس نے اسلام اور سرمایہ دارانہ نظام کے متعلق کہا: ''یہ ایک دوسرے کے متضاد ہیں۔ ان کے مابین مکالمے کا کوئی مستقبل نہیں''۔ ہارورڈ یونیورسٹی کے پولٹیکل سائنس کے پروفیسر اور انسٹی ٹیوٹ آف اسٹریٹیجک اسٹڈیز کے ڈائریکٹر سیموئل ھنگٹن نے بیان کیا کہ: ''خارجہ پالیسی پر مستقبل میں تہذیبوں کے مابین جنگ کا غلبہ رہے گا۔ ان تہذیبوں کو تقسیم کرنے والی لکیریں ہی مستقبل میں جنگ کی لکیریں ہونگی''۔ اس کے بعد اس نے کہا: ''مذہب خود کو بالکل الگ رکھتا ہے اور یہ بات لوگوں پر واضح ہے۔ ایک شخص آدھا فرانسیسی اور آدھا عربی تو ہو سکتا ہے۔ لیکن کسی شخص کے لئے آدھا کیتھولک عیسائی اور آدھا مسلمان ہونا نہایت مشکل ہے''۔ غیر مسلموں کے ان جارحانہ رویہ کا جواب صرف مکالمہ ہے۔

اکتوبر ۲۰۰۶ء کے اواخر میں پاکستان کے دوروزہ سرکاری دورہ پر آئے ہوئے برطانیہ عظمیٰ کے ولی عہد شہزادہ چارلس نے اپنی اہلیہ کے ہمراہ صدر پاکستان پرویز مشرف اور وزیر اعظم جناب شوکت عزیز صاحب سے ملاقات کی، ملاقات کے دوران فریقین نے دیگر امور کے علاوہ اس بات پر خاص طور پر زور دیا کہ دنیا کے مختلف مذاہب اور اقوام کے درمیان ڈائیلاگ ہونا چاہئے۔ اس کے ڈیڑھ ہفتہ کے بعد برطانیہ ہی کے وزیر اعظم مسٹر ٹونی بلیئر بھی پاکستان کے سرکاری دورے پر آئے، اس دورے میں وہ پاکستان کے صدر جنرل پرویز مشرف اور وزیر اعظم شوکت عزیز سے ملے، مسٹر ٹونی بلیئر نے دورہ پاکستان کے دوران مختلف تقریبات میں اظہار خیال کرتے ہوئے اسلام کو ایک اعتدال پسند مذہب قرار دیا عیسائیت اور اسلام اور دوسرے بڑے بڑے مذاہب کے درمیان ڈائیلاگ کی ضرورت پر زور دیا۔

امریکہ کے صدر جارج ڈبلیو بش نے مسلم ممالک کے سفیروں اور مسلم کمیونٹی کی نمائندہ شخصیات کے اعزاز میں حسب روایات 1427/2006ھ میں رمضان کے مقدس ماہ میں افطار ڈنر میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ ''وقت آ گیا ہے کہ دنیا کے تمام مذاہب کے ماننے والے ایک دوسرے سے مکالمہ کریں اور مشترکہ اقدار جیسے خدا پر یقین، اپنے خاندان سے محبت اور اعتدال پسندی اور ایک دوسرے کے مذہب کا احترام کرنے کے رویوں کو فروغ دیں'' انہی دنوں پاپائے روم پاپ بینی ڈکٹ نے ویٹی کن میں مسلم نمائندوں کے ایک وفد سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ مسلمانوں یہودیوں اور عیسائیوں کے مذاہب کے درمیان غلط فہمیاں اور منافرت پھیلانے والوں کا محاسبہ کرنا چاہئے ہمیں ایک دوسرے کو سمجھنا اور یک دوسرے کا سنجیدگی سے جائزہ لینا ہوگا''۔ اقوام متحدہ کے سیکریٹری جنرل مسٹر کوفی عنان نے حال ہی میں مختلف ممالک کی نمائندہ شخصیات سے ملاقات کے موقع پر October 2006 بین المذاہب مکالمہ پر زور دیتے ہوئے کہا کہ ''اسلام تحمل رواداری، بقائے باہمی، جیو اور جینے دو کے اصول کی تعلیم دیتا ہے''

پاکستان کے ممتاز دانشور محمود شام کے ایک مضمون کے مندرجات سے پتہ چلا کہ

امریکہ میں حضرت ابراہیمؑ کو مرکز بنا کر مسلمانوں، یہودیوں اور عیسائیوں کو مذاکرات اور تبادلہ خیال کے ذریعہ ایک دوسرے سے قریب لانے کی تحریک زور پکڑ رہی ہے۔ ملائشیا کے ممتاز مسلم اسکالر ماہر تعلیم ڈاکٹر چندرا مظفر نے کچھ عرصہ پہلے اسلام آباد میں "بین المذاہب ہم آہنگی اور ڈائیلاگ اور مسلمانوں کا ردعمل" کے موضوع پر منعقدہ ایک تقریب میں خطاب کرتے ہوئے تمام مذاہب کے درمیان مکالمہ کی ضرورت پر زور دیتے ہوئے فرمایا "دنیا کے تمام مذاہب انسانیت کا درس دیتے ہیں، اس لئے ضرورت اس بات کی ہے کہ مختلف مذاہب کے لوگوں کے درمیان باہمی محبت اخوت اور بھائی چارہ کو فروغ دیا جائے"، اس مقصد کے لئے لوگوں کے درمیان ڈائیلاگ (باہمی مذاکرات وتبادلہ خیال) وقت کی اہم ضرورت ہے، دین کا تصور معاشرہ کی بہتری کی راہ ہموار کرتا ہے۔ مذہب دراصل کلچر ورائٹی کا مظہر ہیں، عیسائی یہودی، ہندو، پارسی غرض کہ ہر مکتبہ فکر کا اپنا اپنا کلچر ہے جو معاشرہ میں رنگینی کا پرتو ہے، قرآن پاک میں مختلف مذاہب کے ماننے والوں کے درمیان ہم آہنگی پر زور دیا گیا ہے۔" 2006 کے کرسمس ڈے کی مناسبت سے ایوان صدر میں عیسائی مذہب کی منتخب نمایاں شخصیات سے خطاب کرتے ہوئے صدر مشرف نے مختلف مذاہب اور نظریہ رکھنے والے لوگوں میں امن وآتشی کے قیام کے لئے ڈائیلاگ بین المذاہب کو وقت کی اہم ضرورت قرار دیا ہے۔ اس سے قبل بھی امریکی یہودیوں کی ایک تبلیغی ٹیم کی دعوت پر صدر پرویز مشرف نے امریکہ میں بین المذاہب ڈائیلاگ کے موضوع پر خطاب میں بین المذاہب خاص طور پر مسلمانوں اور یہودیوں کے مابین ضرورت پر زور دیا ہے۔ پاکستان کے مشہور ومعروف دانشور، کالم نویس حامد میر نے امریکہ میں ایک سیمینار میں شرکت کی جہاں انہوں نے ڈائیلاگ بین المذاہب پر منعقدہ کانفرنس میں مسلمانوں کی نمائندگی کی، وہاں انہوں نے اسلام پر اٹھائے گئے اعتراضات کا جواب دیا۔ پاکستان کے سابق وزیر اعظم بے نظیر بھٹو اور الطاف حسین نے بھی اس سال کرسمس کے موقع پر عیسائیوں کو کرسمس کی مبارک باد کا پیغام دیتے ہوئے عیسائیوں اور مسلمانوں کے مابین ڈائیلاگ کو وقت کی اہم ترین ضرورت قرار دیا ہے۔ اس

کے علاوہ پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا کے توسط سے پتہ چلتا ہے کہ امریکہ، برطانیہ، روس جرمن، فرانس جاپان اورانڈیا سمیت دنیا کے تقریباً تمام ممالک کے علمی حلقوں میں آجکل ''مذاہب اوراقوام کے درمیان ڈائیلاگ'' مذاکرات اور باہمی گفت وشنید کی ضرورت کا تذکرہ زور شور سے ہورہاہے اوراس موضوع پر مختلف سطحوں پر مذاکرات اور کانفرنس میں شریک دانشوروں اوراہل علم کے درمیان اس بات پر اتفاق پایاجاتا ہے کہ ''مذاہب، اقوام اورمختلف تہذیبوں کوآپس میں لڑنے جھگڑنے کے بجائے ایک دوسرے کو برداشت کرنے اورایک دوسرے کو سننے سمجھنے اور باہم مل جل کر زندگی گزارنے کیلئے راہیں ہموار کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔(جنگ کراچی ۱۶ جنوری ۲۰۰۷ء)

بین المذاہب مکالمہ کانفرنس: رابطہ عالم اسلامی کے زیراہتمام ۱۶ تا ۱۸ جولائی ۳ روزہ بین المذاہب مکالمہ کانفرنس اسپین کے دارالحکومت میڈرڈ میں ہوئی۔ کانفرنس میں عالمی یہودی کانگریس کے جنرل سیکرٹری مثال شنیڈ ئیر اور عیسائی رہنما کارڈینل جین لوئس توران سمیت تمام مذاہب کے دوسو رہنما شریک ہوئے۔ کانفرنس کا افتتاح سعودی عرب اوراسپین کے بادشاہوں نے مشترکہ طور پر کیا۔ دونوں رہنماؤں نے اپنی تقاریر میں کہا کہ دنیا میں اعتدال اور رواداری کوفروغ دینے اورنفرت کوختم کرنے کی ضرورت ہے۔ شاہ عبداللہ نے کہا کہ وہ مکہ المکرمہ سے امن کا پیغام لے کرآئے ہیں انہوں نے کہا کہ جنگیں مسائل کا حل نہیں ہوتیں، اس لئے وہ چاہتے ہیں کہ انصاف کی آواز بلند ہواور جنگ کے خطرات کومٹادیا جائے۔ رابطہ عالم اسلامی کے سیکریٹری جنرل عبداللہ نے کہا کہ کانفرنس کا بنیادی مقصد عالم اسلام اور مغرب میں بڑھتی ہوئی خلیج کو کم کرنا ہے، کانفرنس میں مذہبی رہنما بنی نوع انسان کی قتل وغارت، عدم برداشت، فحاشی وعریانی اور دولت کی غیر مساویانہ تقسیم جیسے درپیش تمام مسائل کوحل کرنے کا مشترکہ لائحہ عمل طے کریں گے۔ شاہ عبداللہ نے کہا کہ دہشت گردی کا اسلام سمیت کسی مذہب سے کوئی تعلق نہیں، لہٰذا اسے کسی مذہب یا ملک سے نہ جوڑا جائے۔ دہشت گردی صرف دہشت گردی ہے اگرکوئی گروہ یا افراد اپنے مفادات کی

خاطر اس اسلام کا نام لے رہے ہیں تو وہ اسلام کی نہیں اپنی ترجمانی کر رہے ہیں۔ (۱۰ اکتوبر ۲۰۰۹ء روزنامہ جنگ کراچی)

یہ مکالمہ کیسے کیا جائے؟ کون کرے گا؟ کن پہلوؤں پر مکالمہ ممکن ہے؟ مکالمہ کے کیا فوائد ہیں؟ ان سوالوں کے تفصیلی جوابات دینے کیلئے ایک کتاب بعنوان

مکالمہ واتحاد بین المذاہب کی مذہبی بنیادیں

امکانات فوائد، تجاویز

سیرت طیبہؐ، اسوۂ انبیاء علیہم السلام اور کتب مقدسہ کے تناظر میں

لکھی اور شائع کی ہے جس کا انگریزی مفہوم کچھ اس طرح ہے

Dialog on basic foundations of International Religions

Possibilities, Benefits and Suggestions under the scope

of Seerat-un-Nabi (Peace be upon him) and

Seerat-ul-Ambia (Alehessalam)

اس کاوش کا بنیادی مقصد مندرجہ بالا بازگشت کو عملی جامہ پہنانے کیلئے علمی رہنمائی فراہم کرنا بالخصوص اردو زبان کے قارئین کو غور وفکر کی دعوت کے ساتھ مکالمہ کے لئے تیار کرنا ہے

کتاب کے اہم مباحث یہ ہیں

کتاب کا تعارف

یہ کتاب ایک مقدمہ اور نو ابواب پر مشتمل ہے مقدمہ میں عہد حاضر کے حوالے سے سیرت طیبہ کی اہمیت، مکالمہ کی ضرورت ودائرہ بحث اور رکاوٹوں سے بحث کی گئی ہے۔

پہلا باب: پہلے باب میں تفصیلاً مکالمہ کی تعریف وتعارف، ضرورت واہمیت اور مکالمہ کے ۲۵ آداب وشرائط سیرت طیبہؐ کی روشنی میں بیان کئے گئے ہیں۔

دوسرا باب: دوسرے باب میں مکالمہ کے قرآنی نظائر پیش کئے گئے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اور

انبیاء اکرام نے کس طرح کیا اسوۂ انبیاء علیہم السلام کے بعد آپؐ کے مکالماتی نظائر پیش کیے گئے ہیں۔ اور مکالمہ کی دیگر صورتیں مثلاً وفود۔ خط وکتابت سفراء کے ذریعے پیغامات کا بھی جائزہ لیا گیا ہے اور مکالمے کے اثرات کو بھی نمایاں کیا ہے۔

تیسرا باب: برصغیر میں مکالمے کی تاریخ پر مشتمل ہے اور ماضی کی کچھ شخصیات کا اس حوالے سے تعارف کرایا گیا ہے عہد حاضر کی اہم شخصیت ڈاکٹر ذاکر نائیک ہیں لیکن ان کے ذاتی حالات دستیاب نہیں ہو سکے ہیں اسی طرح بعض دیگر شخصیات کے حالات کا بعد میں اضافہ کر دیا جائے گا۔

چوتھا باب: مذہب کی تعریف وتعارف پر مشتمل ہے جسمیں ثابت کیا ہے مذہب انسانی زندگی کی ضرورت ہے اور مذہب مکالمہ کی بنیاد بن سکتا ہے اس کے ساتھ دیگر اہم مذاہب کا تعارف وجائزہ بھی پیش کیا گیا ہے۔

پانچواں باب: مذاہب کے درمیان استعمال ہونے والے مشترکہ لفظ اللہ کی تحقیق پر مشتمل ہے جس سے ثابت ہوتا ہے مذاہب کی بنیاد عقیدہ توحید پر تھی جو کہ بعد میں تبدیل ہوگئی۔

چھٹا باب: آپؐ کی سیرت طیبہؐ کے خاص پہلو سے منسلک ہے اس میں آپؐ کی دیگر انبیاء سے مماثلت کو نمایاں کیا گیا ہے اور قاری کو آگاہ کیا گیا ہے کہ آپؐ جامع ومانع وآخری شخصیت ہیں جو اللہ کی طرف سے ساری انسانیت کے لئے بھیجے گئے ہیں۔

ساتواں باب: عقیدہ توحید کی وضاحت پر مشتمل ہے کہ اہم مذاہب میں اللہ کا تصور اور عقیدہ توحید کے بارے میں کیا رائے ہے تا کہ باہم اتحاد اور مکالمہ کی بنیاد فراہم ہو سکے

آٹھوں باب: اس میں ان کوششوں اور کاوشوں کا ذکر ہے جو ہمارے پیغمبر نے دیگر مذاہب سے اتحاد کے خاطر کیں۔ اسی کے ساتھ اسلام کی جامع ومانع تعلیمات اور اس کی خوبیوں کو نمایاں کیا گیا ہے تا کہ غیر مسلم اس نکتہ پر غور وفکر کریں۔

نواں باب: یہ آخری باب ہے جس میں مذہبی اتحاد کی بنیادوں کی نشاندہی کی گئی ہے

اور ثابت کیا ہے کہ مذہب نئے اور نئی کتاب کی ضرورت کیوں تھی؟ آخر میں تجاویز پیش کرنے کے بعد کتابیات کی فہرست منسلک کردی گئی ہے۔

اس فکر کو عملی شکل دینے کیلئے انجمن اساتذہ علوم اسلامیہ کالجز کراچی سندھ کے زیر اہتمام ایک

کانفرنس بعنوان

عالمی مذاہب کے درمیان مکالمہ

باہمی خدشات امکانات اور تصادم

اسوۂ انبیاء علیہم السلام اور کتب مقدسہ کے تناظر میں

اعلان کیا جاچکا ہے لیکن وسائل کی عدم دستیابی کے سبب پروگرام کی تاریخ متعین نہیں کی گئی تھی، اب ۲۰۰۹ء میں کانفرنس کے انعقاد کا اعلان کیا گیا ہے۔

حکومت سے قومی سیرت النبی کانفرنس میں تعاون کی درخواست

بعنوان "عالمی مذاہب کے درمیان مکالمہ باہمی خدشات، امکانات، تصادم اور ان کا حل اسوۂ انبیاء علیہم السلام اور کتب مقدسہ کی روشنی میں"

گرامی قدر صدر مملکت اسلامی جمہوریہ پاکستان

گرامی قدر وفاقی وزیر مذہبی امور اسلام آباد

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

جناب والا جیسا کہ آپ کے علم میں ہے "انجمن اساتذہ علوم اسلامیہ کالجز کراچی سندھ" جو ۲۵۰ کالجز کے علوم اسلامیہ سے وابستہ اساتذہ کرام کی واحد نمائندہ رجسٹرڈ تنظیم ہے ۱۹۶۴ء میں اس کی بنیاد رکھی گئی ۱۹۸۵ء میں باقاعدہ رجسٹرڈ ہوئی اس کے بعد سے اس کے باقاعدہ انتخابات ہورہے ہیں اس کا کسی بھی سیاسی جماعت سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ 2004-5ء اور 2005-6ء کے انتخابات میں نئے عہدیداران منتخب ہوئے۔ جنہوں نے سیاسی و ذاتی

مفادات کی روش کے بجائے آئین کے مطابق سیمینارز، کانفرنسیں اور تصنیفی کام کا آغاز کیا۔ تنظیم کے قیام کا مقصد اسلامیات کی تدریس ونصاب میں بہتری لانا، اساتذہ کے تصنیفی وتدریسی ذوق کو بہتر بنانا اور تبلیغی فرائض کو ادا کرنے کے ساتھ اپنی ومعاشرہ کی اصلاح کرنا ہے۔

تنظیم کے زیر اہتمام دو روزہ قومی سیرت النبی کانفرنس کا پروگرام ہے جس کا عنوان مندرجہ بالا ہے۔ ہمارے اس پروگرام کو صوبائی اور وفاقی سطح پر سراہا گیا ہے جس کا اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے ہمارے اعلان کے (پانچ ماہ بعد) روزنامہ جنگ کراچی ۸/اکتوبر ۲۰۰۵ء کے وفاقی وزارت مذہبی امور کے اشتہار کے مطابق ربیع الاول ۲۰۰۶ء کی قومی وصوبائی سیرت کانفرنسوں کے لئے حکومت نے اسی موضوع کا انتخاب کیا ہے۔ ہماری اس کانفرنس میں مسلم مفکرین کے ساتھ دیگر مذاہب (عیسائی، ہندو، بدھ، سکھ، پارسی وغیرہ) کے معروف ومستند اسکالرز واہل علم حضرات شام ہوں گے۔ یہ اسکالرز ومحققین اپنی اپنی کتب مقدسہ اور اسوۂ انبیاء علیہم السلام کے تناظر میں عالمی قیام امن کیلئے تجاویز پیش کریں گے اور باہمی نفرت وبدگمانیوں کے اسباب کا جائزہ لینے کے ساتھ اس کا حل پیش کرتے ہوئے مشترکہ نکات کی نشاندہی کریں گے (جس کی ترغیب قرآن کی سورۃ آل عمران آیت ۶۱۴ میں دی گئی ہے) کانفرنس کے اخراجات کا تخمینہ تقریباً سات لاکھ روپے ہے ان عظیم مقاصد کی تکمیل میں آپ کا تعاون درکار ہے۔

مکالمہ بین المذاہب پر اہل علم کی جانب سے قومی کانفرنس کے انعقاد کی اپیل

جناب مفتی عبدالغنی بن امان اللہ صاحب

لیکچرار شعبہ عربی وفاقی اردو یونیورسٹی عبدالحق کیمپس کراچی

''مکالمہ بین المذاہب'' عصر حاضر کا اہم تقاضا ہے، یہی وہ دوا ہے جس میں عالمی تعصب، عالمی فرقہ واریت اور باہمی اختلافات وافتراقات کو ختم کرنے کا بہترین علاج ہے، اور باہمی رواداری کا ذریعہ قوی ہے۔

محترمہ زیبا افتخار صاحبہ، لیکچرر اسلامی تاریخ، جامعہ کراچی

موضوع نہایت معیاری ہے، اس کے نتائج بھی یقیناً بہترین نکلیں گے، یہ کانفرنس ضرور منعقد ہونی چاہئے۔ ایسے کاموں میں حکومت کو کم از کم مالی امداد، دل کھول کر کرنی چاہئیں۔

جناب ڈاکٹر عمر حیات عاصم سیال صاحب

اسسٹنٹ پروفیسر شیخ زید اسلامک سینٹر جامعہ کراچی۔

آج کے دور میں منتخبہ (کانفرنس) کی اہمیت کے اعتبار سے نتائج کے اعتبار سے بہترین کوشش ہوگی۔

Mr. Prof, A.K Shams

Ex. M.N.A

The Conference to be hold is 2009 should have under dimension ereompassng the shaley not can save the socieg for the nioder ent.

جناب ڈاکٹر مولانا محمد اسعد تھانوی صاحب، مہتمم جامعہ اشرفیہ والس روڈ سکھر (سندھ)

عالمی مذاہب کے درمیان مکالمہ وقت کی اہم ترین ضرورت ہے اس پر قومی کانفرنس کا انعقاد کیا جانا ضروری ہے۔

محترمہ عروج فاطمہ

اس کانفرنس کا انعقاد موجودہ وقت کا اہم تقاضہ ہے، اور یہ ملی و مذہبی یکجہتی کی ایک اہم عمدہ مثال ہے، ایسی محافل کا انعقاد صرف صوبائی سطح پر ہی نہیں، انٹرنیشنل سطح پر منعقد کرنا معلومات کی وسعت میں اضافہ لاتا ہے، حکومتی سطح پر مالی تعاون لازمی ہے۔

جناب پروفیسر ڈاکٹر عبدالرزاق گھانگھرو صاحب

پروفیسر اسلامک اسٹڈیز، مہران یونیورسٹی آف انجینئرنگ اینڈ ٹیکنالوجی جامشورو

اس سلسلہ میں تمام مذاہب کے بلند مرتبہ علماء و فضلا کو مدعو کرنا چاہئے، انشاء اللہ یہ

کانفرنس عالمی طور پر مختلف مذاہب کے درمیان یکجہتی کے فروغ میں معاون ثابت ہوگی۔

محترمہ پروفیسر ڈاکٹر فرحت عظیم صاحبہ

ایسوسی ایٹ پروفیسر، علم سیاسیات، سرسید گورنمنٹ گرلز کالج

انجمن اساتذہ علوم اساتذہ اسلامیہ کالجز کراچی کو یہ سعادت ضرور حاصل کرنی چاہئے، اس سلسلے میں اللہ کی مدد کی دعا ہے اور ہم انشاءاللہ تعاون کریں گے۔

جناب سُہیل فاضل عثمانی صاحب

ایسوسی ایٹ پروفیسر (اسلامیات) وناظم امور طلبہ این ای ڈی یونیورسٹی کراچی

موضوع کی اہمیت سے بلاشبہ انکار ممکن نہیں، چند تجاویز یہ ہیں: مخصوص ویب سائٹ بنائی جائے، جن پر تمام تفصیلات موجود ہوں، سرکاری اور نجی جامعات، مدارس و کالجز تک اس کانفرنس کے دائرہ عمل کو وسیع کرنے کی ضرورت ہے۔

جناب ڈاکٹر حافظ محمد ثانی صاحب

اسسٹنٹ پروفیسر شعبہ علوم اسلامیہ وفاقی اردو یونیورسٹی

''مذاہب کے درمیان مکالمہ'' عہد حاضر کی بنیادی ضرورت ہے، عالمی اور قومی سطح پر مذاہب کے درمیان پرامن بقائے باہم کی بنیاد مکالمے کے حوالے سے کانفرنس خوش آئند ہے۔

جناب مفتی فیروز الدین ہزاروی صاحب، مشیر وزیراعلیٰ سندھ

واقعی تعاون کرنا چاہتا ہوں، میں اپنی سفارشات لکھوں گا انشاءاللہ۔

جناب ڈاکٹر قاری بدرالدین صاحب

صدر شعبہ عربی وفاقی اردو یونیورسٹی، عبدالحق کیمپس، کراچی

عالمی مذاہب کے درمیان مکالمہ آج اس دور کی بنیادی ضرورت ہے، حکومت کو چاہئے کہ ایسی کانفرنسوں کے لئے مالی تعاون کر کے حوصلہ افزائی فرمائیں۔

جناب مولانا عمر صادق صاحب

سابق ممبر صوبائی اسمبلی و پارلیمانی لیڈر، صوبائی جوائنٹ سیکرٹری، جے۔یو۔آئی، سندھ

بے شک ان کاموں کو اور پروگراموں کو بغیر مالی مدد تا دیر نہیں چلایا جا سکتا ہے، متعلقہ منسٹریوں سے بھرپور تعاون کی درخواست ہے۔

جناب پروفیسر ڈاکٹر ناصر الدین خان صاحب، شعبہ ریاضیات، جامعہ کراچی،

مبارکباد پیش کرتا ہوں منتظمین کو خاص کر ایک کانفرنس نبی کریم ﷺ کی سائنسی سوچ پر ہونی چاہئے، جو موجودہ دور کے لئے انتہائی ضروری ہے اور ایک نئی کاوش ثانیہ ہوگی۔

انتہائی اہمیت کا حامل موضوع ہے، آج کے موجودہ دور میں اس جدوجہد کی شدید ضرورت محسوس ہو رہی ہے، اور حکومت کو چاہئے کہ وہ مکمل تعاون کرے۔

محترمہ مسز کلثوم زیدی صاحبہ

پروفیسر اسلامک اسٹڈیز، عبداللہ گورنمنٹ کالج برائے خواتین

اس کانفرنس کے ذریعے غیر مسلم ممالک میں اسلام اور رسول اسلام ﷺ کی جو غلط تصویر پیش کی جارہی ہے اس کے خاتمے میں معاون ثابت ہوگی۔

جناب پروفیسر شمس جہاں صدیقی صاحب، پرنسپل عبداللہ کالج برائے خواتین

اس قسم کی کاوشیں اتحاد بین المسلمین اور پاکستان کے تمام صوبوں میں رہنے والوں میں اتحاد و اتفاق اور قومی یکجہتی کے فروغ کا باعث ہیں۔

محترمہ حسنی بانو صاحبہ

لیکچرار اسلامک اسٹڈیز، عبداللہ گورنمنٹ کالج نارتھ ناظم آباد کراچی

وفاقی اور صوبائی مذہبی امور سے درخواست کرنے میں ہم متفق ہیں اس طرح کی کانفرنس کا انعقاد ہوتے رہنا چاہئے۔

محترمہ پروفیسر ثمینہ روحی صاحبہ

شہید ملت گورنمنٹ کالج برائے خواتین عزیز آباد، (ڈی پی ای)

بین الاقوامی سطح پر سیرت النبی ﷺ کے پروگرام ہونے چاہئیں انہی پروگراموں کے ذریعہ اسلام کو سمجھنے میں مدد ملے گی، کیونکہ آج کا معاشرہ اسلام، اللہ اور رسول ﷺ سے دور ہوتا جا رہا ہے۔

محترمہ پروفیسر مسز ممتاز بیگم صاحبہ

لیکچرار اسلامک اسٹڈیز، پی، ای، سی، ایس، ایچ، خواتین کالج، ڈیفنس فیز ٹو، کراچی

کانفرنس منعقد کرنے کے لئے وفاقی اور صوبائی مذہبی امور کو مالی تعاون ضرور کرنا چاہئے تاکہ سیرت النبی ﷺ کانفرنس منعقد ہو سکیں۔

جناب پروفیسر شمس الدین انڈھڑ

اسسٹنٹ پروفیسر اسلامک اسٹڈیز ایس ایم آرٹس کالج 'ون' کراچی

صوبائی و وفاقی حکومتوں سے تعاون کی درخواست کی جائے، اس لئے کہ اصل کام تو حکومت کا ہے اگر خود نہیں کرتی تو کم از کم مدد تو کریں۔

Mr. Syed Iftikhar Ahmed

God bless to you all Conference participants & scholars well done may yours conference be successful in to future programm.

جناب انجینئر ڈاکٹر خورشید محمود صاحب

پروفیسر، میٹریل و میٹرا جیکل انجینئرنگ ڈپارٹمنٹ، این ای ڈی یونیورسٹی

حکومتی تعاون نہایت ہی اچھا فیصلہ ہوگا، کسی بہتر جگہ پر منعقد کیا جائے تو بہتر ہوگا۔

محترمہ گل فروانقوی صاحبہ
لیکچرار اسلامک اسٹڈیز، پی،ای،سی،ایس،ایچ، خواتین کالج، ڈیفنس فیز ٹو، کراچی

مذہبی اور نظریاتی درگزر کے موضوع پر مکالمہ کی ضرورت ہے اور دنیا کو بھی ان چیزوں کی سخت ضرورت ہے۔

جناب پروفیسر ڈاکٹر محمد ادریس ''آزاد'' سومرو صاحب
شعبۂ اسلامیات، گورنمنٹ ڈگری کالج لاڑکانہ سندھ

مذکورہ موضوع پر مکالمہ اور کانفرنس کا انعقاد کیا جائے، انجمن اساتذہ پاکستان کے زیراہتمام مذکورہ موضوع پر گفتگو اور کانفرنس بخوبی سرانجام ہوگی۔

محترمہ پروفیسر عشرت اقبال صاحب
پرنسپل، شہید ملت کالج برائے خواتین، عزیز آباد، کراچی

ضرور آپ مالی تعاون کی درخواست کریں، کیونکہ جو کام آپ سرانجام دے رہے ہیں اُن سب کے لئے ظاہر ہے پیسے کی ضرورت ہے، جس کے لئے مالی تعاون ضروری ہے۔

جناب جاوید اقبال صاحب، سسٹم ایڈمنسٹریٹر، کمپیوٹر انجینئرنگ ڈپارٹمنٹ

صوبائی وفاقی حکومتوں کی مالی معاونت بالکل ہونی چاہئے تاکہ مزید بہتر طریقے سے زیادہ سے زیادہ لوگ مستفید ہوسکیں۔

۲۰۰۸ء میں چیف ایڈیٹر کی مختصر و اہم مصروفیات

Research Books/ Articles

A-1 تحقیقی مقالات کی ترتیب، تدوین وتیاری کے اصول (ایم اے، پی ایچ ڈی اور تخصص کا مقالہ و مضامین لکھنے والے ریسرچ اسکالرز کے لئے جامع و مانع رہنما کتاب) مصنف ڈاکٹر احمد شلبی الازہری، مترجم: ڈاکٹر صلاح الدین ثانی۔ مطبوعہ: مئی ۲۰۰۸ء (۱۹۰ صفحات)

A-2 مجلّہ علوم اسلامیہ انٹرنیشنل (اردو، عربی، انگریزی، سندھی) اسلامی و عربی زبان وادب نمبر اگست ۲۰۰۷ء تا جنوری ۲۰۰۸ء، (۵۷۶ صفحات)

A-3 مجلّہ علوم اسلامیہ انٹرنیشنل (اردو، عربی، انگریزی، سندھی) سیرت النبی ﷺ نمبر، فروری تا جون ۲۰۰۸ء (۶۲۴ صفحات)

A-4 مجلّہ علوم اسلامیہ انٹرنیشنل (اردو، عربی، انگیریز، سندھی) علوم القرآن نمبر، جولائی تا دسمبر ۲۰۰۸ء، (۸۴۴ صفحات)

B-1 طالبات کیسے اسٹیج سیکریٹری کے فرائض انجام دیں اور تقریری مقابلہ میں حصہ لیں، مجلّہ کارواں

۸۔ ۲۰۰۷ء مجلہ گورنمنٹ کالج برائے خواتین، ص ر ۵۷ تا ۶۴ (۸ صفحات)

B-2 زکوۃ کے انفرادی و اجتماعی اثرات ابحاث الاسلامیہ ج ر ۶، ستمبر تا دسمبر، بنوں صوبہ سرحد ۲۰۰۸ء

B-3 مقانة تعليم المرأة والهند و سية (عربی) الثقافة الاسلامية شیخ زاید جامعہ کراچی، ۲۰۰۸ء

B-4 اداریہ عہد حاضر اور ہم، مطبوعہ: مجلہ علوم اسلامیہ انٹرنیشنل اسلامی و عربی زبان و ادب نمبر، ج ر ۳، ش ر ۶، اگست ۲۰۰۷ء تا جنوری ۲۰۰۸ء ص ر ۱۷ تا ۳۷ (۲۰ صفحات)

B-5 صحافت و ذرائع ابلاغ کی آزادی قرآن و سیرت طیبہ ﷺ کی روشنی میں مطبوعہ: مجلہ علوم اسلامیہ، اسلامی و عربی زبان و ادب نمبر اگست ۲۰۰۷ء تا جنوری ۲۰۰۸ء ص ر ۲۷۱ تا ۳۱۹ (۵۰ صفحات)

B-6 اداریہ عہد حاضر اور ہم مطبوعہ مجلہ علوم اسلامیہ انٹرنیشنل سیرت النبی ﷺ نمبر، ج ر ۴، ش ر ۷، فروری تا جون ۲۰۰۸ء، ص ر ۱۵ تا ۳۶ (۲۱ صفحات)

B-7 قتل و غارت گری کی ممانعت قرآن و سیرت طیبہ ﷺ کی روشنی میں، مطبوعہ: علوم اسلامیہ ج ر ۴، ش ر ۷، (ص ۴۷ تا ۵۶) فروری تا جون ۲۰۰۸ء، (۱۰ صفحات)

B-8 گوشہ تعارف و تبصرہ کتب، مطبوعہ: علوم اسلامیہ ج ر ۴، ش ر ۷، ص ۳۸۷ تا ۳۹۰، (۴ صفحات) فروری تا جون ۲۰۰۸ء

B-9 **نئين عالمي نظام جي ۽ امت مسلمه جون ذمه داريون تعليمات نبوي جي روشني ميں تقابلي مطالعه** (سندھی) فروری تا جون ۲۰۰۸ء، ص ر ۴۷۱ تا ۵۲۶ (۶۶ صفحات)

B-10 اداریہ عہد حاضر اور ہم، مطبوعہ: مجلہ علوم اسلامیہ انٹرنیشنل علوم القرآن نمبر، ج ر ۴، ش ر ۸، جولائی تا دسمبر ۲۰۰۸ء، ص ر ۱۹ تا ۲۹، (۱۰ صفحات)

B-11 قرآنی سافٹ وئیرز کا تعارف: مطبوعہ مجلہ علوم اسلامیہ انٹرنیشنل ج ر ۴، ش ر ۸، جولائی تا دسمبر ۲۰۰۸ء، ص ر ۴۶۰ تا ۴۸۱ (۲۱ صفحات)

B-12 علماء دیوبند کی قرآنی خدمات: مطبوعہ مجلہ علوم اسلامیہ انٹرنیشنل ج ر ۴، ش ر ۸، جولائی تا دسمبر ۲۰۰۸ء، ص ر ۴۸۳ تا ۴۹۴ (۲۱ صفحات)

B-13 تفسیر فی ظلال القرآن کا تحقیقی و تقابلی تجزیہ: مطبوعہ مجلہ علوم اسلامیہ انٹرنیشنل ج ر ۴، ش ر ۸، جولائی تا دسمبر ۲۰۰۸ء، ص ر ۶۴۸ تا ۶۵۲ (۵ صفحات)

B-14 قرآنی تراجم تفاسیر و علوم القرآن کے مخطوطات، :مطبوعہ مجلہ علوم اسلامیہ انٹرنیشنل ج ر ۴، ش ر ۸، جولائی تا دسمبر ۲۰۰۸ء، ص ر ۶۷۲ تا ۶۸۵ (۱۴ صفحات)

B-15 سالانہ قومی سیرت النبی ﷺ کانفرنس اسلام آباد تجاویز و حقائق، مطبوعہ مجلہ علوم اسلامیہ انٹرنیشنل ج ۴/ ش ۸/، جولائی تا دسمبر ۲۰۰۸ء، ص/ ۲۹۶ تا ۳۰۰ (۵ صفحات)

B-16 گوشہ تعارف و تبصرہ کتب: مطبوعہ مجلہ علوم اسلامیہ انٹرنیشنل ج ۴/ ش ۸/، جولائی تا دسمبر ۲۰۰۸ء، ص/ ۱۰۷ تا ۱۱۵ (۹ صفحات)

B-17 ھجر القرآن (عربی) مطبوعہ مجلہ علوم اسلامیہ انٹرنیشنل ج ۴/ ش ۸/، جولائی تا دسمبر ۲۰۰۸ء، ص/ ۴۳ تا ۵۰ (۸ صفحات)

B-18 In the light of Holy Quran and Sunnah Ban on Blood Letting (Massaere) P.50 to 74, (24 Pages)

B-19 مولانا نصیب علی شاہ کی رفاہی خدمات زیر طبع المباحث الاسلامیہ بنوں ۲۰۰۸ء (سوانح نمبر)

سیمینارز اور کانفرنسوں کا انعقاد اور ان میں شرکت

۹/ مئی ۲۰۰۸ء کو دوسرا سالانہ جلسہ سیرت النبی ﷺ بعنوان: ''اساتذہ کے حقوق و فرائض سیرت طیبہ ﷺ کی روشنی میں قائد ملت کالج میں منعقد کیا، جس کی صدارت مولانا عبدالباقی فاروقی ڈائریکٹر دارالتصنیف تبلیغی کالج نے کی، اور مہمان خصوصی محمد ہاشم شیخ مہمان اعزازی ڈاکٹر نیاز محمد ڈاکٹر جمیل تھے، مذکورہ حضرات کے علاوہ پروفیسر ریاض الدین ربانی، مولانا احمد علی کالج پرنسپل ڈاکٹر صلاح الدین ودیگر حضرات نے موضوع کی مناسبت سے خطاب کیا۔

۱۰/ مئی ۲۰۰۸ء کو جلسہ سیرت النبی ﷺ ریجنل ڈائریکٹریٹ علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی میں منعقد ہوا۔ جس میں مولانا ڈاکٹر اسعد تھانوی، ڈاکٹر عامر لیاقت، مفتی اطہر نعیمی اور چیف ایڈیٹر نے شرکت کی۔

۱۷/ مئی ۲۰۰۸ء سیمینار بعنوان: ''فہم قرآن میں عربی زبان وادب کی اہمیت'' زیر اہتمام شعبہ عربی وفاقی اردو یونیورسٹی عبدالحق کیمپس کے آڈیٹوریم میں مؤرخہ ۱۷/ مئی ۲۰۰۸ء منعقد ہوا، جس میں معروف اسکالرز نے اپنے مقالات پیش کئے۔ چیف ایڈیٹر نے مذکورہ موضوع پر خطاب کیا، اسی مناسبت سے مولانا محمود حسین صدیقی، مفتی عبدالحمید، ڈاکٹر حافظ محمد ثانی، مولانا حبیب النبی، مولانا سعید احمد صدیقی، ڈاکٹر بدرالدین، ڈاکٹر وقار حسن گل و دیگر شخصیات نے خطاب کیا۔ اسٹیج سیکرٹری کے فرائض پروفیسر عبدالماجد صاحب نے انجام دیے، ان کی معاونت مولانا عرفان صاحب نے کی۔

۲۷/ جنوری ۲۰۰۷ء کو سیمینار بعنوان: ''تعلیم جمہوریت کی بقاء کے لئے بنیادی ضرورت ہے'' بمقام آرٹس کونسل سیمینار پروفیسر اے کے شمس، ڈاکٹر صلاح الدین ثانی و دیگر شخصیات نے خطاب کیا۔

۵/ جولائی مذاکرہ ''نوجوانوں کو درپیش معرکے'' زیر اہتمام دائرہ ادب و ثقافت ڈھاکہ گروپ، بمقام: وفاقی اردو یونیورسٹی گلشن اقبال، ۵ جولائی ۲۰۰۸ء کو منعقد ہوا۔ جس میں وائس چانسلر جمیل الدین عالی، ڈاکٹر جعفر، مولانا سعید احمد صدیقی اور چیف ایڈیٹر نے شرکت کی۔

۱۵/ مارچ ۲۰۰۸ء کو عبداللہ گرلز کالج میں دوسری سالانہ سیرت النبی ﷺ کانفرنس بعنوان ''سیرت النبی ﷺ اور ہماری زندگی'' منعقد ہوا جس میں طالبات نے اپنے تحریری خیالات سیرت کے حوالہ سے پیش کئے۔ چیف ایڈیٹر نے موضوع کی مناسبت سے خطاب کیا اور جلسہ کی ایک نشست کی صدارت کی۔

۲۶/ مارچ ۲۰۰۸ء کو عبداللہ کالج برائے خواتین کراچی میں ہفتہ طالبات کے حوالہ سے ''حسن قرأت'' میں بحیثیت مصنف و جج شرکت کی اور اسی مناسبت سے فضائل قرآن پر خطاب کیا۔

فروری ۲۰۰۸ء میں بنوں کانفرنس بیاد مولانا سید نصیب علی شاہ صاحب مرحوم منعقد کی گئی، چیف ایڈیٹر نے مقالہ کانفرنس کے لئے لکھا، مگر شریک نہ ہوسکے، ان کی جانب سے یہ مقالہ مولانا عزیز الرحمن صاحب نے پیش کیا۔

۲/اپریل ۲۰۰۸ء کو ناظم آباد گورنمنٹ کالج کے پرنسپل پروفیسر خورشید حیدر کی دعوت پر ہفتہ طلباء کے حوالہ سے بین الکلیاتی مقابلہ حسن قرأت و نعت میں چیف ایڈیٹر نے جج کے فرائض انجام دیئے اور خطاب کیا۔

۱۹/اپریل ۲۰۰۸ء کو اسلامیہ سائنس کالج میں بحیثیت جج حمد و نعت و تقریری مقابلہ میں جج کی حیثیت سے شرکت کی اور اسی مناسبت سے خطاب کیا۔

بحیثیت پرنسپل خدمات

- ☆ ممبر کراچی CAP کمیٹی ۹۔۲۰۰۸ء منجانب صوبائی وزیر تعلیم پیر مظہر الحق
- ☆ برائے داخلہ انٹر سال اول ڈائریکٹریٹ ایجوکیشن کالجز سندھ
- ☆ ممبر مانیٹرنگ کمیٹی منجانب: ڈائریکٹر انسپکشن کالجز سندھ ڈائریکٹ کالجز ایجوکیشن سندھ، بحکم وزیر تعلیم سندھ۔
- ☆ ڈائریکٹریٹ، ایجوکیشن کالجز کے زیر اہتمام منعقدہ پرنسپلز ٹریننگ میں چیف ایڈیٹر اور پروفیسر سعید الرحمن صاحب نے شرکت کی اور ٹریننگ مکمل کی۔
- ☆ ۱۷/نومبر ۲۰۰۷ء کو انٹرمیڈیٹ بورڈ کے لئے بحیثیت رکن کمیٹی اسلامیات لازمی اور اسلامک اسٹڈیز سال اول کے ماڈل پیپر تیار کئے جس کے مطابق ۹۔۲۰۰۸ء کے سالانہ امتحانی پیپر تیار ہوں گے اور امتحانات لئے جائیں گے۔
- ☆ اپریل و اکتوبر ۲۰۰۸ء میں (دو مرتبہ) علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی میں M.A کے طلباء کو منعقدہ ورکشاپ میں توسیعی لیکچر دیئے اور بحیثیت کوآرڈینیٹر سندھ بلوچستان انعقاد کیا۔
- ☆ ۸۔۲۰۰۷ء سال اول آرٹس، کامرس، کے طلباء کو اسلامیات لازمی کا سلیبس مکمل پڑھایا، اس طرح بی اے کی اسلامک اسٹڈیز اختیاری کی تدریس کی۔
- ☆ انٹر سال اول و دوم آرٹس، کامرس کے طلباء کو پچھلے سال کی طرح باقاعدہ خصوصی کلاسوں کے

ذریعہ امتحانات کی تیاری کرائی گئی، جس کی وجہ سے سالانہ رزلٹ شاندار رہا۔

☆ انٹر سال اول ودوم آرٹس کامرس کے طلباء ڈائریکٹر جنرل کی ہدایت کے مطابق ٹیسٹ لیا گیا۔

☆ ہفتہ طلبہ کا انعقاد کیا گیا جس میں طلباء نے قرأت، نعت، تقریری مقابلہ، کرکٹ، والی بال، ٹیبل ٹینس، فٹبال، رسہ کشی، دوڑ وغیرہ کے مقابلوں میں حصہ لیا۔ طلباء کو ٹرافیاں اور کپ دیئے گئے۔

☆ طلباء کی فکری اصلاح وتربیت کے لئے دوسرا سالانہ جلسہ سیرت النبی ﷺ بعنوان: ''اساتذہ کے حقوق وفرائض'' منعقد کیا گیا۔

☆ کالج میں کرسیاں جو تقریباً ٹوٹ چکی تھیں ان کی ریپیرنگ کروائی۔

☆ کالج کے لئے کولنگ مشین لگوائی۔

☆ کلاس میں مارکر سے لکھنے کے لئے وہائٹ بورڈ لگوایا۔

☆ ۸۔۲۰۰۷ء کے لئے کنٹریکٹ پر دو اساتذہ کا تقرر کیا گیا۔ تاکہ طلباء بہتر انداز میں تعلیم حاصل کرسکیں۔

☆ ۰۸۔۲۰۰۷ء میں طلباء کی حاضری یقینی بنانے کے لئے ان کے گھروں پر چار خطوط ارسال کئے گئے۔

چیف ایڈیٹر کی زیر نگرانی ریسرچ ورک ایم اے، ایم فل پی ایچ ڈی

۱۔ مولانا عبدالشہید صدیقی کا شعبہ اسلامک لرننگ کلیہ معارف اسلامیہ جامعہ کراچی میں ایم فل/ پی ایچ ڈی میں داخلہ ہوا۔

۲۔ مسز زرینہ قاضی کا شعبہ اسلامک ہسٹری آرٹس فیکلٹی جامعہ کراچی میں ایم فل/ پی ایچ ڈی میں داخلہ ہوا۔

۳۔ محمد طاہر نے بعنوان: ''المصارف زکوۃ پر مقالہ'' شعبہ اسلامک اسٹڈیز علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی اسلام آباد سے مکمل کیا اور ایم اے کی ڈگری حاصل کی۔

۴۔ مولانا نادر عالم کا ہمدرد یونیورسٹی میں ایم فل/ پی ایچ ڈی میں داخلہ ہوا۔

۵۔ عبداللہ گرلز کالج میں ایم اے اسلامک اسٹڈیز کی ۱۷ طالبات کو مقالات لکھنے کی مشق کرائی گئی۔

ایوارڈز: شعبہ عربی وفاقی اردو یونیورسٹی کی جانب سے ۱۷ مئی ۲۰۰۸ء کو منعقدہ سیمینار کے موقع پر پروفیسر ڈاکٹر وقار حسن گل رئیس کلیہ فنون کے ہاتھوں ایوارڈ دیا گیا۔

علامہ سید سلیمان ندویؒ اور مولانا محمد علی جوہرؒ حیات وخدمات نمبر

جولائی ۲۰۰۹ء میں شائع ہوں گے، جس میں دونوں شخصیات پر منعقدہ

سیمینار میں پیش کردہ مقالات ﴿اردو، عربی، انگریزی، سندھی﴾ شائع کئے جائیں گے

اس حوالہ سے اگر کچھ مواد شائع کرانا چاہیں تو مارچ ۲۰۰۹ء تک فوری ارسال فرمائیں۔